

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَاضِي بَقَرِي زَاهِدَانِ مُدْرَأَسْت  
پَرْدُو نَامُوسِ دِینِ مُصْطَفَا اَسْت

فَدَا يَا زَخْمَةُ نُبُوتِ کَا تَرَجَمَانِ

# العاقب

مُحَرَّرٌ 1431 هـ

جُورِی 2010 م

نَیْمِ رَیْزِی

تَحْقِيقُ عَلَمِ الْفَطْحِ خَادِمِ حُسَيْنِ رِضْوِي

# تعارف العقاب

۱۔ اہل احباب سے محاورہ عربی کے لئے نہ تھا۔  
 ۲۔ اہل احباب کے لئے نہ تھا۔  
 ۳۔ اہل احباب کے لئے نہ تھا۔  
 ۴۔ اہل احباب کے لئے نہ تھا۔  
 ۵۔ اہل احباب کے لئے نہ تھا۔  
 ۶۔ اہل احباب کے لئے نہ تھا۔  
 ۷۔ اہل احباب کے لئے نہ تھا۔  
 ۸۔ اہل احباب کے لئے نہ تھا۔  
 ۹۔ اہل احباب کے لئے نہ تھا۔  
 ۱۰۔ اہل احباب کے لئے نہ تھا۔

سہیلی انتظامیہ کی قیادت و سرپرستی اساتذہ اعلیٰ، محترمین و محترمات و  
 عوامی قریب و دور ہیں۔ حضرت اساتذہ اعلیٰ اس وقت نعمانی وقتِ نبوت دہلی  
 سے مراد یہ بھی ہیں۔ ماحول تحقیق و تدان میں سب سے زیادہ کامیاب ہو،  
 اس وقت اور نئی کتب سے محض ہیں۔

مہار "مدنہ" "مسئلہ ذہنی اسلامی صحافت کے فروغ" کا علم ہے میدانِ عمل میں  
 "ت" ہے۔ ان شاء اللہ "العالمی" "مسئلہ صحافت میں غفلت سے بیداری کی  
 "اتحاد" ہوگا۔ رسالے کی پیشانی پر جن مسنروں کے نام چک رہے ہیں یہ  
 "مسئلہ ذہنی صحافت" کے "ترقی" کے "مسئلہ" ہیں۔

نہ لہر... لہری لہیم کا عزم صمیم ہے کہ اس نیک شائع ہونے والی تحریر میں کسی

ہرانا : وہ شہر ہے اس کا نام ہے۔

( )

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۲۰

جاء  
13

عدد ٢٣١ لسنة ٢٠١٠  
ص ٢٠١٠

نہایت

فلا تخم نبوت  
پاکستان کا ترجمان



محران

في العمارة من الحرف والخط

خادم حسنہ رضوی

۱۰۰

خان محمد قاسمی

محمد وحید نور

تھامس ہنٹنگٹن

doi:10.1017/S0022292412001909

عمر بن عبد العزیز، حاکم مدینہ

مفتيہ جامعہ اسلامیہ

20 رولے

300

0324-6460/97 \$08.00 + .00



اکادیمی

آنکھ سے کا جل صاف چرا لیں یاں وہ چور ہلا کے ہیں

صاحبزادہ مولانا کوکب لورائی اوکاڑوی اور صاحبزادہ مولانا غلام نعیمی توجہ فرمائیں

اپنے اکابر سے بائیں اور درپاس کی مجلس میں بجا ہوا کہ اسے ہر روز امام تصوری جاتی ہے اور ہر جمعہ کی صبح میں ہے وہ انیسویں جمعہ اکابر کے ہمراہ تھے۔ لیکن آج کل بعض حاضری کی وجہ سے تمام اہلسنت کو اپنے کان سے بگڑن اور بگڑان کرنے کے لیے انتہائی غصہ کا ہمہ ہونان چڑھ رہا ہے۔ شیخ الشارح حضرت حاجی اعجاز الدین صاحب کی یہ معصرتہ ادرام کتاب ”فیصلہ ملت مسئلہ“ کی تصنیف کے ادا جو غریب مخالف انہیں اپنے بزرگوں میں شامل کر رہا ہے۔ عارفوں کا بل حضرت مہاشیر محمد قدوسی کو قلعہ نواسہ اہلسنت کا مرکز بن گئے ہونے کے باوجود ان کی جانب طلبہ اپنی منسوب کی جاری ہیں۔ مناظر اسلام مولانا غلام ونگیر قدوسی کو بغیر مقلدین کی اپنے گرد وہ شامل کرنے کے روپے ہیں۔ فاتح عیسائیت حضرت مولانا نجات اللہ بک راوی کو اپنا قلعہ کا کھڑا بنانے کے لیے اپنے بھوسوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ باغی حضرت فاضل بریلی کے سلسلہ طریقت سے وابستہ فاتح قلعہ کا بیت پر دوشیر محمد الیاس بریلی کی ان میں خدائت کو خواہم کیا جا رہا ہے۔ طلبہ باغی حضرت مولانا ابوالحسن قادری کے حلقے سے رو بہ رو اہل بات کو منسوب کیا جا رہا ہے۔

اس نے اس اور دشمن کا ہم کا اٹھا کھارے اور صدر اور داخل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے شاگرد رشید مفتی محمد حسین نعیمی جانی صاحبہ نے لاہور کے خطبہ میں پاکستان مولانا مفتی محمد کاؤڈی کے صدر الشریعہ کے تحت پتھر مارا۔ عبدالعظیمی اور لاہوری کے استاد انصاری مفتی غفر علی نعمانی کے ہمراہ تھے۔ ان میں دو پنجابی متکبر گھر کے مرکزی عہدہ اور داخل قانونی کی فکر کے جوان اور ان کے "دارالعلوم کراچی" سے اس ہم کو اب پرانے دن چاہا جا رہا ہے۔ دارالعلوم کراچی

فہرست

اکاریہ

پیر

عقیدہ ختم نبوت

تھمرا شہنشاہ سائیکل آبادی

نور کا ساگر

## علاء ممدار شہدالمقاوری

جب حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اڑھاراً وختم کیا

**ڈاکٹر عامر لڑاقت حسین**

۴۱۔ خانمائی ریاست کی جانب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اہلسنت و جماعت

[illegible]

امت رسول مقبول ﷺ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

فتنه قادیانیت

مفتی عطاء اللہ نعیمی

بعلی نبوت کا خاتمہ



دارالافتاء،

جامعه ازهو، مصر

ملاق کے اسباب اور تذاریک

مجلس شورای اسلامی

اسلامی کیلنڈر کی ضرورت، اہمیت  
بھی آج کے عہد کا محکمہ ہے۔

حافظ سید عزیز الرحمن

بزم اطفال

مضمون نگار کی رائے سے

کے ترجمان جیسے ماہنامہ "الابلاغ" کے جولائی 2009ء کے شمارے میں اس بارے کے ہمراہ مطلق رافع جہتی کی طرف سے اکثر سرفراز اور بیسی علیہ الرحمہ کی شہادت پر ایک خط شائع ہوا جس میں موصوف صاحبزادہ مولانا غائب احمد نعیمی سے مخاطب تھا کہ "ہمارے دور آپ کے بزرگوں کے درمیان خاصانہ تعلقات کا نتیجہ ہیں۔ محترم جناب مولانا ذاکر محمد سرفراز احمد نعیمی صاحب اور شیخ الاسلامی نظریاتی کونسل میں بحیثیت رکن کے عہدہ اور ایک ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح آپ کے دادا حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی اور میرے برادر عزیز شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی جہتی صاحب الاسلامی نظریاتی کونسل میں ساتھ ساتھ شیخ بروس کام کرتے رہے اور اس زمانہ میں آپ کے دادا جان نے تقریباً ایک ہفتہ دارالعلوم کراچی میں ہماری بھاری جہتی فرما کر قیام فرمایا۔ دونوں وقت ہم کھانا ساتھ کھاتے اور مختلف علمی و ملی مسائل پر تبادلہ خیال ہوتا تھا یا پھر نماز میں بھی ساتھ ہوتے تھے۔ میں نے ان میں مشکلی تھکب کا شائبہ نہ دیکھ سکا تھا۔" (ص: 34)

اس کے بعد دسمبر 2009ء کے شمارے میں بھی رافع جہتی صاحب نے اس اہم کو ایک نئے انداز میں آگے بڑھاتے ہوئے ایک مضمون "حضرت مولانا سرفراز خاں صفدر سے وابستہ چند یادداشتیں" میں یوں بیان کیا ہے کہ "1986ء کی دہائی میں باچچل لاہور سے سفر کر کے آپ کی خدمت میں نگہبرداری خاص، اس مقصد کے لیے حاضر ہوا کہ دیوبندی اور بریلوی کی مکاتب فکر کے درمیان جو تعلق بوقت جاری ہے اسے کم بلکہ مٹنے کرنے کی راہ تلاش کی جائے۔ اس مقصد کے لیے پہلے ہی ہماری کئی ملاقاتیں مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب مابین مہتمم دارالعلوم نعیمیہ لاہور مفتی محمد علی نعمانی سابق مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی مولانا محمد المصطفیٰ الازہری سابق شہید دارالعلوم امجدیہ کراچی اور مولانا محمد شفیق الازہری وغیرہ سے ہو چکی تھیں ان سب حضرات کا تعلق بریلوی مکتبہ فکر سے ہے۔ ان ملاقاتوں سے میں اس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ عقائد کے باب میں دونوں مکاتب فکر کا اختلاف بڑی حد تک صرف تعمیر اور انقلاب کا اختلاف ہے۔ حقیقت میں ایسا کوئی اختلاف عقائد کے باب میں نہیں جس کی بناء پر ایک دوسرے کو گمراہ یا فاسق قرار دیا جائے۔"

بالہجرت سے احوال میں یہ اختلاف ضرور ہے کہ ہم انہیں بدعت کہتے ہیں اور ان کے نزدیک وہ بدعت میں داخل نہیں۔ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تو مجھ سے اور برادر عزیز مولانا مفتی محمد تقی جہتی صاحب سے پوری وضاحت سے یہ کہا تھا کہ ہمارے دور آپ کے درمیان اختلاف کا باعث عظیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب "حفظ الایمان" کی چند سطری عبارت ہے۔ اس عبارت کو سچ سے نکال دیا جائے تو پھر ہمارے دور آپ کے "ایمان" عقائد کا کوئی اختلاف نہیں۔ اس پر ہم نے ان سے کہا تھا کہ عظیم الامت حضرت تھانوی ہمارے ساتھ ہیں اور ان کی اس عبارت کے جو مضمون بہت سے حضرات نے بیان کیے ہیں ہمیں یقین ہے کہ حضرت عظیم الامت تھانوی اس

میں کے معراو لینے سے بالکل بری ہیں اور حضرت عظیم الامت جیسی حب رسول ﷺ سے سرشار شخصیت کے بارے میں دور اور امکان نہیں کہ انہوں نے ایسے غلط معراو لیے ہوں۔ اس عبارت کے جو مضمون حقیقی ذرا ہی قہر سے کھ میں نے دیکھے ہیں وہی حضرت کی بھی معراو ہے۔ چنانچہ انہوں نے بعد میں اس کی وضاحت بھی فرمادی تھی اور اس غلط معنی سے مکمل بھی دو ایک اعلان فرمادیا تھا لیکن اگر ان کی اس عبارت کو شائع کرنے سے روک دینا امت کو بھڑکتے ہوئے ہمارے ان دنوں مکاب فکر کو متحد کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے اس کی عملی کیا ہوگی؟ اس کے لیے یہ ضرورت ہے۔ ہمیں کو آپ کئی کس کے لیے پیش رشتہ کر فی چاہیے اور یہ ہوا تھا کہ دونوں طرف کے علماء کا خاص عرض سے بلا دیا جائے گا لیکن ملک میں ایک ایسے حالات پیش آتے تھے کہ یہ کام آگے نہ بڑھ سکا۔

یہ عہد دنیا باطنی صاحب مرحوم کے دور میں بریلوی مکتبہ فکر کے مشہور عالم دین مولانا محمد شفیق الازہری صاحب نے عام آباد میں علماء کونسل کے موقع پر ملاقات فرمائی جو ہماری پہلی اور آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ کیونکہ اس کے بعد میں نے بعد ان کا کراچی میں انتقال ہو گیا۔ اس ملاقات میں مولانا ذاکر الازہری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے ملاقات فرمایا تھا کہ امت میں جو بھڑکتی ہوئی ہے مجھے خطر ہے کہ اس کے بارے میں آخرت میں ہم سے میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے عظیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے بارے میں اپنی تقریر میں ہمارے ان کی یہ باتیں جب میں نے ان کی کتابوں کا کہنی سے مطالعہ کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہمارے دور ان کے لائق نہیں۔ ان کی کتاب "حفظ الایمان" کی جو چند سطری عبارت اب تک کتب کتب کی باعث بنی رہی ہے اس میں مولانا ذاکر الازہری صاحب نے فرمایا کہ اب تو خود حضرت تھانوی ہی کے قلم سے اس کی ایسی توضیح اور توجہ شائع کر اس کے بعد یہ عبارت بھی فراموش نہیں رہی۔ اس لیے مجھے آپ دونوں بھائیوں سے توقع ہے کہ اگر ہم مل کر کام کو بھڑکتے ہوئے بلا دیا جائے کہ وہ اللہ کے یہاں ہم سے پوچھو گی۔

میں نے ان سے کہا تھا کہ تو آپ میرے بول کی بات کہہ رہے ہیں۔ ہمارے والد ماجد مفتی عظیم پاکستان مفتی محمد شفیق نے اپنی زندگی کے آخری کئی سال ان کو کونسل میں صرف فرمائے ہیں اور میں بھی کئی سال سے ان کا ہوا ہوں۔ چنانچہ میرے دور مولانا ذاکر الازہری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان ملے ہوا کردار اور ہم اپنے ان اہل علم سے رابطہ کر کے اس میں قیاس رشتہ کریں گے پھر دونوں طرف کے خاص خاص علماء و کرام کا ہوا ہوگا پھر نہ بڑے بڑے پانے پر دونوں طرف کے حضرات کا دوسرا اجلاس ہوگا۔ ان اجلاس میں اتفاق ہو گا کہ ملک گیر پانے پر دونوں طرف کے علماء و مشائخ کا کونسل بلا کر اس میں اعلان کر دیا جائے گا کہ عقائد میں اختلاف نہیں۔



تمام اعلان یوں فرمادیا کہ جیسا کہ محمد اکرمؐ نے رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بھل نہیں علیہما علیہما محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے ہاتھ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہرگز کو خوب جانتے والا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتی ہے کہ اللہ و مہم لکم دینکم و الصمت علیکم نعمتی و وحیت لکم الاسلام دینا ہے "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین رکھا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر دیا۔" یہ کہ وہ آیات مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے دین اور نعمت مکمل فرمادیئے کا اعلان فرمایا ہے پس اب قیامت تک کوئی دین الہی نہ ہوگا اور حضور ﷺ کے کوئی دین بھی نہیں بنایا جائے گا۔ پہلی احسن پر نعمتوں کو مکمل نہیں کیا تھا اب اس نعمت کو مکمل ہو جانے کا اعلان فرمایا تو نئے سفر، پروردگار سے پرہیز لگادیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "میری امت میں سے کسی کا یہی حال نہ ہوگا۔ جب کسی کوئی نیا دھماکہ کرتا تو دوسرا بھی اس کا غلطہ ہو جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نیا نہیں ہوگا۔" حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میرے بعد میری امت میں سے کسی کا یہ حال نہ ہوگا۔ جب کسی کوئی نیا دھماکہ کرتا تو دوسرا بھی اس کا غلطہ ہو جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نیا نہیں ہوگا۔" جب کسی کوئی نیا دھماکہ کرتا تو دوسرا بھی اس کا غلطہ ہو جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نیا نہیں ہوگا۔" جب کسی کوئی نیا دھماکہ کرتا تو دوسرا بھی اس کا غلطہ ہو جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نیا نہیں ہوگا۔

گھر میں کثیر میں علامہ ابن کثیر متعدد احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اللہ اکرم ﷺ سے سنت و احکام میں بتایا ہے کہ میرے بعد کوئی نیا نہیں ہوگا کہ ساری دنیا جانے لگے کہ جو شخص بھی اللہ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہے، جھوٹا ہے، دجال ہے، مگر اب وہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے کے لیے کثیر العالیین میں علامہ سید محمودؒ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ایسا عقیدہ ہے جس کی قرآن و سنت نے کیا ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے۔ پس جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اس نے تو نبیوں کی اور اس دعویٰ پر اصرار کرتا رہا تو وہ کفر و کلم کیا جائے۔

پس امت اسلامیہ کی فرقوں میں سے کسی نے بھی تعصب نے بارہا ملت اسلامیہ کے امن و سکون کو روک دیا ہے۔

کیا اور تشدد و شہادت کے شطروں نے بڑے المناک حادثات کو کچھ نہ کیا ہے لیکن یہ عقائد شاخوں میں طرح طرح کے شیعہ اختلاف کے باوجود تمام اہل اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ رسول کو نبیین ﷺ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نیا نہیں ہے۔ گوشت حیر و صدیوں میں جس نے بھی نبی بننے کا دعویٰ کیا اس کو مرتد قرار دیا گیا اور اس کے خلاف علم جہاد بلند کر کے اس کی جھوٹی معرفت کو خاک میں ملا دیا گیا۔ الحمد للہ عالم اسلام کے تمام علماء کرام نے حقوق پر قادیانوں کو غیر مسلم قرار دے کر دواۓ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔

فتنہ قادیانیت کی بخل کی اور اس سازش کو بے نقاب کرنے کے لیے 1895ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلویؒ اور دیگر علماء اہل سنت نے فتاویٰ رسائل اور کتابیں لکھ کر محام کو آگ لگا دی۔ حضرت میر علی شاہ صاحب کوڑادی اور حضرت میر سید جماعت علی شاہ نے بھی فتنہ قادیانیت کا ذکر کیا۔ 1953ء میں علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ مرزاؤں کو قانوناً غیر مسلم اقلیت قرار دے لیکن حکومت نے آپ کو کامیاب سمیت گرفتار کر لیا۔ آپ اپنے مطالبہ کا اعادہ فرماتے رہے جبکہ علامہ عبد الرحمن خان غازی اور مولانا سید خلیل احمد قادری کو تھانسی کا قلعہ بنایا گیا تھا جو بعد میں ملتوی ہو گیا۔

29 اپریل 1973ء وہ مبارک دن ہے جب آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جبکہ 25 مئی 1973ء کو صدر آزاد کشمیر نے بھی اس کی توثیق کی۔ پھر علامہ اہل سنت خصوصاً علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی اور علامہ عبد الحسیں الازہری کی خصوصی کاوشوں سے 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر غیر الہامی کا ثبوت دیا۔ جب 1977ء میں جنرل ضیاء الحق اور 1999ء میں جنرل پرویز مشرف کے اقتدار پر قبضہ کر لینے کے بعد سے آئین منقطع ہوا تو قادیانوں کا اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کی انتھک جدوجہد سے دوبارہ قادیانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی دفعہ کو نہ صرف تسلیم کیا گیا بلکہ قانون میں بھی شامل کرنا پڑا۔ آزاد کشمیر اس وقت حکومت ایک مرتد چھر بازی لے رہی جب خانقاہ جن 2002ء میں حقیقت علماے جموں و کشمیر کے صدر صاحبزادہ شتیق الرحمن فیض پوری کی کوششوں سے حکومت نے وہاں قادیانیوں کو لکچر رکھنے اور شائع کرنے پر پابندی عائد کر دی۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت پاکستان بھی اس خوش اسیر فیصلے کی تائید کرے گی۔



# نور کا ساگر

علامہ ارشد المقادری

حضرت حامدہ راشد القادری کی تمام کتب سلامت و جماعت کے سوا غریب و غریب میں ہر ہوتی ہے آپ جامعہ نظام الدین  
فی الہی اور ان گنت عارض کے سر پرست مرنے سے جو یہ تقریریں کیا نے زمانہ سے خصوصاً تحریر میں آپ کی  
وہ بہت مضبوط تھی آپ کی کتب اصناف میں مستند فہم سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا جنم سے سایہ عظیم لال زوار  
اور کچھ تلمیذی جماعت اور زلزلہ و فحیرہ شامل ہیں۔ آغزا دل کتاب نے تو حقیقی معنوں میں مجبور ہو بندے کے مکر فریب  
کلیات میں زلزلہ پر یاد کا تھا جس کے اثرات آج بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ بہر کیف آپ بہترین محقق و مصنف  
ہیں۔ شمار ہے۔ امامتہ جامعہ نظام الدین و ولی آپ کی خاص یادگار ہیں۔

[illegible]

دار کاقلہ نے کہا: اہل اولوں کی رفتار تیار ہی ہے کہ یہ قازق خطستان سے آرہے ہیں۔ جانے کیوں میرا دل  
 افسانہ ہے کہ یہ لوگ ہماری بھی ہوئی زعمی کی امید گاہ بن کر طلوع ہوئے ہیں! اپنی بکھری ہوئی قوتوں کو  
 انھیں آواز دے دو۔ شاید ہماری سپاہ ہر گری انہی کے ہاتھ پر مقرر ہوگی۔ اپنے سردار کے حکم کے مطابق قافلے  
 کو اپنے سے آفرواڑے ایک ساتھ انھیں بلند آواز سے بکھراؤ خواہش علیہ کہ سلطان قازق کے گوش مبارک  
 پہنچائی گئی۔ سردار دوست دار نے اپنے صاحب سے ارشاد فرمایا: "یہ عربی قبائل کا کوئی مصیبت زدہ گارواں  
 آج چلا گیا کی اعانت۔"۔

اصلی طرح میں جو ترقی حاصل ہوئے ان کے قریب پہنچنے میں اس کی شہادت سے دو بے حال طور پر تھے۔  
 اے اے ایک جہان کا ہوا چہ کر وہ چیخ اٹھے، اے رستہ دور و ابے! ہم یہ اس کی شہادت سے جاں لب  
 جہاں گئی ہائی کے چند لہو سے ہوں تو تھاری ملحق ہو کر ہو.....

پور کا ساگر

مرکار نے انہیں قتل دینے ہوئے ارشاد فرمایا "اس پہاڑ کو دوسری جانب ایک چھٹی نژاد اعلان کیا تا کہ پانی کی ایک تنگ لے جا رہا ہے اس سے جا کر کہو کہ جمل تجھے خیر خواہ انسان مل جا رہے ہیں۔ خود اقل سے ایک شخص کو لانا پہاڑ کی دوسری طرف روانہ ہو گیا۔ کچھ روز بعد اسے پراے ایک چھٹی نژاد قتل سوار لایا اس نے اسے آواز دے کر وہاں دوسرے مرکار تھکا کر شام ہو چکی۔

سرکارِ کریمؑ کا نام ہی سنتے ہی وہ صلیبِ کرگم گیا اور اپنی دھاری سے آڑ لیا۔ اب اپنے ہاتھ سے لٹوئی کی بہار چھانے سے ہوئے وہ پانچاداس کے بیچے چھپے جا پڑا۔ جیسے جیاس کی نظر سرکارِ کریمؑ کے چہرہ انور پر پڑی اس کے دل کی دنیا بیل گئی۔ ایک ہی جلو سے شہ وہ آکر کریمؑ کے رخِ انور کا امیر ہو کر رہ گیا۔ نبی کریمؑ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”یہاں کی کمٹیں ہوگا! کیا سوسن پانچ صلیب کا منکول ہوئے! اظہارِ حق پر روشن کرے گا۔“

اب وہ اپنے آپ میں نہیں تھا۔ سرکارِ کرم ﷺ کے حکمی قبیل کے لیے بہ ساختہ اس کے ہاتھ ادا اس نے ملک کا مسئلہ دیا۔ تجارتی طرح پانی کا دھارہ اگر اتحادِ قحط لگے والے سیراب ہو رہے تھے۔ جب سارے اہل قحط سیراب ہو گئے تو سرکارِ کرم ﷺ نے حکم دیا اب ملک کا مسئلہ بند کر کے ملک کا مسئلہ بند کر کے ہونے اسے سخت جزا ہے کہ اگر ملک اپنی سیراب کرنے کے بعد میں اس کے ملک کا کوئی اہل قحطی نہیں ہوا تھا۔

وہ شخص خلیفہ جمال تو کچھ غلط نہیں ہو چکا تھا۔ اب یہ سلا ہو چکا ہے، اور کچھ کروا دینے پر جبکہ شوق کورہا گیا۔ ہے۔  
خود کی کے عالم میں بیچ اٹھا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے سے رسول ہیں۔ سرکارِ کریم ﷺ نے  
وہاں سے وے ہوئے اس کے چہرے پر رحمت و کرم کا ہوا بھرا اور اسے نصرت کر دیا۔

[illegible]

سوار نے اظہار حیرت کرتے ہوئے جواب دیا۔ ہائے الموس! آج آپ کو کیا ہو گیا ہے اپنے قدیم غلام کو بھی







بکھڑو کے لیے مجھے سے خاموش ہو گئی۔ اس بار خاموشی کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آواز نے توڑ دیا اور آپ نے فرمایا: "اے اسلم! اس گھر کے دروازے پر کھڑی ہو، لگا دو اور اسی طرح پچان لو اور صبح آکر یہاں دیکھنا کہ معاملہ کیا ہوا۔ اگر میں کوئی سرکاری ہے یا نہیں؟" اسلم بتاتے ہیں کہ جب میں نے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ کوئی آپ کا پوتا ہے اور وہ کنوولی ہے جو اپنی ماں کے ساتھ تیار رہتی ہے۔ تعلیمات جاننے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پانچویں کو بولا اور سب کو جمع کرنے کے بعد ان سے فرمایا: "میں جا رہا ہوں کہ تم میں سے کسی کا نکاح اس لڑکی سے ہو۔ ان سے میں نے گزشتہ شب ایمان کی بہترین حالت میں دیکھا ہے۔" آپ کے صاحبزادے حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: "بابا جان! میں حاضر ہوں۔" چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس لڑکی کے لیے پیام دیا اور حاکم رضی اللہ عنہ سے اس کا نکاح کر دیا۔ ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی اور اس کے ہاں بھی ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جیسے گمراہ نیکو کا بیٹا ہوا، اسی اہل ایمان میں عبد العزیز جنہوں نے مروان بن حکم کے ساتھ مل کر کھلم کھلا کانون کا خاکسار کیا جس سے آل مہلب بھیر و تاجاز اور خالد بن سید نے بھر پور فائدہ اٹھایا تھا۔ ان کے خلاف سے انکار اور ایمان کے تحفظ پر امر اور اچان ان کی تربیت گاہ میں اسی خاقان نے روشن کیا تھا جسے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بہادر دوسری جانب عمر بن عبد العزیز کی جانی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ان سے لے کر یمن، ان میں عبد الملک تک "حکومتی مفاد کے پیش نظر" سخت عملی "حکومت اسلام کے عظیم اداروں کی بنیاد" موسیٰ بن حمیرہ بن قاسم اور قتیبہ بن مسلم کا سلسلہ درناک شہادت یا معاشی جنگی کی صورت میں حکومت کے حالات ایسے ہو چکے تھے کہ بیت المال عوامی تین لکھ "ذاتی خزانہ" تصور کیا جاتا تھا۔ اب دشاب کی مخالفت کے "ساتھیوں" کو بڑی بڑی جاگیریں عطا کی گئیں، بعض خاقان کی جانب سے "بے پان کی مراعات" دی گئیں اور بعض طاقت وروں سے "معاہدات" کی خاطر سید بن جبیر "ادارہ ایمان" بنایا۔ یہ رحم اللہ اور عبد اللہ بن زہیر اور معتب بن زہیر رضی اللہ عنہم کو شہید کر دیا گیا۔ ایسے عبد العزیز پیدا ہوئے جنہوں نے قوی ہو کر حکومتی مفادات اور اس جیسے ناموں کی دجیاں بکھیرتے ہوئے "مصلحتی" طریقہ کار کا کیا۔ امام ابن جوزی کے مطابق آپ نے ظیفہ بنے میں سب سے پہلے جو کام انجام دیا وہ یہ تھا کہ مال کی واپسی تھی۔ تاریخ ابن خلکان کے صفحات میں درج ہے کہ آپ نے مندرجہ ذیل اقدامات کیے، ان میں سے جائیداد اور بیت المال کا سب مانگا۔ اس وقت امت کا دور

چھ ماہ مال صرف "ایک خاندان" کے قبضے میں تھا۔ سیدنا عمر بن عبد العزیز کے مکاتیب پر "این آو عثم" کا نام اٹھانے والوں نے جواب دیا: "اللہ کی قسم! میں اپنے اہل اور جاگیرداروں سے تنگ و اہل نہیں ہو سکتا جب تک ہمارے سرسبز سے ہر ماہ ہو جائیں۔ ہم اپنے اجداد کا کفر مانگتے ہیں اور دینی اپنے بچوں کو مٹاتے ہیں۔" اس خط جواب کے بعد عمر بن عبد العزیز نے جواباً دمشق کی جامع مسجد میں ایک خطبہ اور اشارہ فرمایا جسے امام جوزی کی تحریر کردہ "سیرت عمر بن عبد العزیز" ص ۱۸ پر ملتا ہے۔ خطبہ کیا جا سکتا ہے کہ "ان لوگوں (حکومتی افراد) نے ہم خاندان والوں کو ایسا جاگیریں اور عطایا دیے جس کو اللہ کی قسم ان کو دینے کا حق اور دینی نہیں لے سکتا۔ چنانچہ میں ظیفہ وقت کی حیثیت سے اصلی حق دار کو ان کا حق واپس دینے کا اعلان کرتا ہوں اور اس کی اجراء اپنے ہی گھر سے کرتا ہوں۔" اس کے بعد آپ نے جاگیروں کی اسناد کا غریب و غنیا "ادراہان اسناد کو کال کر پڑھ کر سنا ہے۔ اسے تو آپ قبضے سے انہیں کاٹ کر پھینکے جاتے تھے۔ انہیں تک کہ حجر سے ظہر کا وقت ہو گیا۔ تاریخ الخلفاء میں علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ آپ کی اہلیہ فاطمہ بنت عبد الملک کے پاس موتیوں کا ایک ہار تھا جو ان کے باپ ظیفہ عبد الملک نے انہیں دیا تھا۔ آپ نے وہ ہار لے کر اپنی شریک حیات سے کہا: "تم اور یہ ہار دونوں ایک ساتھ مٹی رہ سکتے۔" یہ کہہ کر آپ نے این آو عثم کے ایسے مجتہد سے اڑائے کہ اپنی امی کے قریب آؤ پڑھو سو افراد عالی شان مکانوں سے نکل کر "ذاتی خزانہ" تک آ گئے۔ ان میں سے بعض بڑے حوسم و صلاطے کا پانچواں دینی بھی تھے جو کانون کی عملداری میں آپ نے ان کی بھی ذمہ داریاں پروا نہیں کی اور یہ صورت حال اس وقت تک جاری رہی جب تک کہ آپ کی "پہ امر ارشادات" نہ ہو گئی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے مفاہمتی کانون (N.R.O) کا ایسا خارجہ کیا کہ ظالم اور غلبہ امر اور مقابل سخت قہروری سراؤں سے فکا نہ سکے۔ حجاج بن یوسف کا خاندان جو ظلم و زبانی میں مشہور تھا اس کو جلا وطن کر دیا گیا۔ یمن کے دہلی عوامیہ کو قہر لکھا کہ "دوسرے شیطان کی حکومت کے ظلم و جور کے بعد انسان کی جان نہیں ہو سکتی" اس لیے میرا خط پہلے ہی بحرین دار کو اس کا حق وادار عطا کر دیا اور ہر جانب کو ہر طرف کروڑ "فارس کے امر کو لکھا کہ" خبردار میں اب یہ نہ سوں کہ چند منظور نظر افراد کو فائدہ پہنچانے کے لیے عطایا انہماں کے زخموں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو اللہ کا کانون نافذ کرنے میں عمر جیسے نہیں رہے گا۔"

۱۶۰۰ء "صاحب ایک سوال ہے اور چونکہ آپ ہمارے ملک میں سب سے بڑے عہدے پر ہیں" شاید مجھے اس کا جواب دے سکیں کہ "جب انسان اپنی خواہش سے دنیا میں نہیں آتا اور نہ ہی اس کی مرضی سے موت آتی ہے تو یہ وہی خدا ہے۔" یہاں "مقامی مہتمم" کے "گوشہ جانا جاتا ہے"۔



ذریعے آتی رہتی ہے۔ آغا خان کی موجودہ دنیا کی اقتصادی کارکنیں یا اشرافیہ کا اہم حصہ ہیں۔ جس کے مفادات کے تناظر میں عالمی سطح پر سرمایہ نرم گروہ کو کہتے ہیں۔ ایک یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ آغا خان خاندان کو امریکیوں نے برٹش انڈیا میں ہی آباد کیا ہے۔ اسے کراہی تھا لیکن جنگ عظیم دوم کے چار کارکنوں اور اس کے بعد مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے قیام کے کام سے ہی انہیں فرصت نہ مل سکی لہذا آغا خان خاندان انڈیا سے کہ بعدوستان میں اسے پھان سن حالات کا سامنا کرنا ہے۔

1946ء میں بمبئی میں ہونے والی آغا خان کی ڈائجسٹ میں ایک تاریخی سارا دوا جس میں دوا نمبر 1946 آئے والے اہل علیوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی۔ اس زمانے میں اس وقت کے لحاظ سے 6 لاکھ 40 ہزار ملاوٹی یا لاگت کے بیروں سے آغا خان کو ملا تھا۔ موجودہ زمانے میں یہ خطیر رقم کی ملین ڈالر سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ بعد میں بھارتی حکومت نے ان افراد کے بارے میں پچان جن شروخ کر دی جنہوں نے اس ڈائجسٹ جو ملی میں ہیروں کی فہرٹ میں ہماری نذر آئے پیش کیے تھے۔ بھارتی حکومت کو سراسر کی ضرورت تھی اس لیے ان افراد سے حکومت نے ہماری نگہیں وصول کیے جس کی وجہ سے بہت سے اسماعیلی دوا لیا دی ہو کر پہلے دوا کر پھر چنا گنگہ اور اس کے بعد جنوبی افریقہ منتقل ہو گئے تھے۔ ان کے مذہبی پیشوا آغا خان نے یورپ میں ہی رہائش کو ترجیح دی۔ لیکن ایک مخصوص جغرافیہ کی تمنا پیش پاکستان کی جانب دیکھنے پر مجبور کر لی، یہی پاکستان کے فائینسار ہولوں میں انہیں ہمارے دار و جگہ پر پٹ اور ایسٹراکٹ میڈیا میں پیش کی انہیں کی حد تک کامیابی حاصل ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جینٹل بانٹی کی حکومت نے شالی علاقہ جات کو نکلنے کیلئے کے نام پر جس "ہر دو وقتی اعزاز" میں دوا لنے کی کوشش کی ہے وہ وقت کے ساتھ ساتھ اپنی پہلے سے طرہ نشین تبدیل کر کے گوارا خود غارتہ معاملہ ہیں پر جانے دے جس کے حوالے سے خدشات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ائمہ کبار نے سب سے پہلے اس حکومتی فیصلے کی تحریف کی ہے۔ اس مسئلے میں اپوزیشن جماعتوں کو شبہ کر دوار اور کر کے ہوئے حکومت سے اس جملہ بازی کی وجہ پر پھینک دیا جائے اور پارلیمنٹ میں اس مسئلہ کو بحث کے بغیر کاؤنڈ میں منظور کرانے پر احتجاج کرانے کا ذکر کر کے کشمیر کے ساتھ منسلک کرنے کا مطالبہ کرنا چاہیے۔

لندن اس وقت پاکستان کے لیے شیطانت کا گڑھ بن چکا ہے اور ممکن ہے وہاں اس منصوبے کو کامیاب بنائے۔۔۔ یہ پاکستانی نو-کومرینز خزانوں میں اٹھنے کی کوشش کی جاسے۔ آٹے، چینی، بجلی اور تیل کے بعد ابھی دنیا کا سب سے قیمتی سامان ہے۔۔۔ تیل جس کا بھی تھرو جواسے ہے وہ مہر کے بعد پھلنے کی "نویڈ" ہے۔ وہ دنیا



تھے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خدو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: **ذَلِكُمْ فَنَلْ مِنْ عَسَى أَنْفُسِهِ الْيَهُودُ حَتَّى يَهْتَوُوا لَنَا وَأَنْتُمْ الْغَضَارَى حَتَّى تَنْزَلُوا بِالْفَخْرِ** **الَّذِي لَيْسَتْ لَهُ لَمْ قَالِي يَهْلِكُ فِي الْخِلَافِ فَجَبْ مَفْرَطٍ يَفْرُكُنِي بِمَا لَيْسَ لِي وَتُغْنِي بَعْضَهُ** **شَأْنِي عَلَى أَنْ يَغْنِيَنِي كَقَرَجَةٍ**۔ تمہاری حضرت میں ﷺ سے ایک مشابہت ہے۔ یہودیوں نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی والدہ حضرت مریم پر جہمت لگا دی۔ عیسائیوں نے ان سے محبت کی یہاں تک کہ ان کا وہ مقام بیان کیا جو ان کا نہیں تھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے بارے میں وہ بتے ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک عیسیٰ جس میں غلا کرنے والا جو میری اس وصف سے تعریف کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے۔ دوسرا میرا دشمن کہ اسے میری عداوت اس بات پر ابھارے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باور دے۔

اس سلسلے کا آغاز اس وقت ہو گیا جب عبداللہ بن سبا یہودی نے اسلام کی چادر اوڑھی اور پھر قہر برپا کیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت بالاصل کا انکار کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ظیغ بالفضل ہونے کا اعلان کیا۔ پھر رافضی کتاب رحال میں کئی وضاحت سے لکھا گیا ہے: **وَهُوَ ذُو كَسْرٍ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ** **عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَبَا كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ وَالْمِ الْإِسْلَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ**، **وَكَانَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ فِي** **بُيُوتِهِ مِنْ نُونٍ وَصِيٍّ مُوسَى بِالْفُلِّ**، **فَقَالَ فِي إِسْلَامِهِ بَعْدَ وَفَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عُلَى عَلَيْهِ** **السَّلَامُ مِثْلَ ذَلِكَ وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ شَفِهَ بِالْفُلِّ بِغَرَضِ إِبْرَاهِيمَ عَلَى كَقَرَجَةٍ**۔ بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے عبداللہ بن سبا یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا دعویٰ کیا۔ وہ جب یہودی تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے بارے میں غلو کرتا تھا۔ جب اس نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ کے غلو ہری دنیا سے پردے کے بعد اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اسی طرح کا غلو کیا۔ وہ پہلا بندہ تھا جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت کے حق کا قول کیا۔

ابو جہم بن مہر انکرم شہرستانی نے بھی اس بات کو لکھا ہے کہ **وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ أَشْفَهَ الْفُلَّ بِالْفُلِّ** **بَعْدَ مَدِيْنَةِ عَسَى اللَّهُ تَعَالَى عَذَابُ أَهْلِ الْغُلَاظَةِ**۔ یہ وہی ہے

س نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت (خلافت المسلمین) منسوخ ہونے کا اعلان کیا۔ اس سے آگے کی خالی رو دیکھا ہوئے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات کے لحاظ سے اطراف و تقریب کے فکار رافضی اور غار بنی گروہ پیدا ہو گئے۔ تفصیل فرقہ رافضیت کا آغاز ایک ایسی انہونی بات تھی کہ امام ابو جہم نے عقیم بن ابی علی لم الجریہ حضرت میمون بن مہران کا فیصلہ اپنی سند سے حضرت فرات بن سائب سے یوں روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: **وَمَا سَأَلْتُ مِمَّنْ** **مِهْرَانَ**، **قَالَ عَلِيُّ الصَّلِّ عِنْدَكَ أَمْ أَبُوبَكْرٍ** **عَمْرُو؟ قَالَ فَارْتَدَّ حَتَّى مَسْطَعَتِ عَصَاهُ مِنْ يَدِهِ** **فَمَ قَالَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَبْقَى الْيَوْمَ بَعْدَ بَهْمَا**، **زُرْهُمَا كَأَنَّ رَأْسِي إِلَّا صَلَافًا** **وَأَسَى الْجَمَاعَةِ**، **فَقُلْتُ فَاسْأَلُوكَ كَأَنَّ أَوَّلَ إِسْلَامِ أَمِ عَلَى قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَمَّنَ أَبُو بَكْرٍ بِاللَّهِ ﷺ زَمَنَ مَحْبُورِ** **الرَّهَابِ حَسِينَ مَوْجِبَ مَرَجَةٍ**۔ میں نے حضرت میمون بن مہران سے سوال کیا کہ تمہارے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت ابوبکر حضرت عرض اللہ تعالیٰ عنہا؟ آپ پر کچھ طاری ہو گئی یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ سے آپ کا عصا گر گیا۔ پھر آپ نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں گا جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو ٹھہرایا جائے۔ ان دونوں حضرات کا معاملہ میں سبکی رہنے والے دونوں اسلام اور جماعت کے سالار تھے۔ میں نے کہا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے یا حضرت علی رضی اللہ عنہ؟ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تو اس وقت رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آئے تھے جب رسول اللہ ﷺ کا گلو دیکھو رہا اب کے پاس سے ہوا۔

تفصیل فرقہ رافضیت کی پانچویں حالت ہے۔ لیکن یہ گروہ افراد اہلسنت کو انوار کر کے رافضی پکپ میں چپنی نے کے لحاظ سے اہلسنت کیلئے رافضیت سے زیادہ خطرناک ہے۔

سبہا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل اور فضائل اہلسنت کے نزدیک ثابت شدہ ہیں آپ کی ولایت رہی ہے اور اس پر اہلسنت کا ایمان ہے مگر ولایت سے جو جتنی رافضی مروا لیتے ہیں وہ درست نہیں ہے اور نہ ہی ولایت اور خلافت میں وہ تقابلی ہے جو آج کیا جا رہا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کا معنی یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے محبوب ہو۔ وہ دگر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بہت مقرب ہیں۔ ولایت حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر مسلمان کا شمار ہے لیکن محبت وہ ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت ہے جو عین عہد بن محمد عن ابیہ، قال: جاء رجلاً إلى أبي عبد الله، فاستأذنى عن أبي بكر، قال: هو الصديق تسان؟ قال: ونسبته الصديق؟ قال: فاستفك أُنك، قد استأذنا صديقاً من غير حرج، ورسول الله ﷺ وأصحابه أجمعون، فاستأذنى من أبي بكر، فلا صدق، فلهذا ذهب فاجب أبا بكر وعمر، وتولاهما، فما كان من أمر علي بن أبي طالب، قال: "حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ایک آدمی میرے والد محترم حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاؤ، آپ نے لہذا یاقم صدیق کے بارے میں سوال کر رہے ہو، مسائل نے کہا کیا آپ بھی انھیں صدیق کہتے ہیں؟ تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے: "ہاں مجھے تمہاری ماں روئے انھیں اس ذات نے صدیق کہا جو مجھ سے افضل ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ اور مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم" نے۔ جو انھیں صدیق نہیں کہتا اللہ تعالیٰ اس کی کسی بات کی تصدیق نہ کرے۔ چاہے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت کرنا، انہیں کی نہ دینا، انہیں نہ کہنا، یہ تو گناہ ہے جو تیری گردن میں ہے۔"

امت مسلمہ کا معنی یہ ہے کہ عہد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ باطل ہیں جبکہ رافضی اس خلافت کے منکر ہیں اور ان کے نزدیک حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ باطل ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی کتاب "السيف الجليلي على منكر ولایت علي منكر وحی الله تعالیٰ عنه" حقیقت سے بالکل منافی ہے۔ یہ کتاب اہلسنت کے اجماعی مذاہب کیلئے کی وجہ سے نقصان دہ ہے اور اس میں رافضی موقف کو گواہوں سے تقویت پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً:

① پروفیسر صاحب نے لکھا: "مخلت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خلیفہ باطل ہیں

ناب ہوئے۔"

پروفیسر صاحب نے اس عبارت میں اہلسنت کا موقف کمزور کرنے کی کوشش کی کیونکہ اہلسنت وجماعت تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مطلقاً خلیفہ باطل سمجھتے ہیں، صرف سلطنت میں خلیفہ نہیں سمجھتے۔ پروفیسر صاحب نے رافضی موقف کو ثابت کر دیا کیونکہ ولایت باطل ہی ان کے نزدیک خلافت باطل ہے۔ یہی ہمیں اہل لفظ یعنی ولایت باطل ہی پروفیسر صاحب نے لکھ دیے ہیں۔ جس طرح کہ رافضی مجتہد ابوالحسن اربلی نے اپنی کتاب کشف الغمہ میں خلافت علی رضی اللہ عنہ کی فصل میں اس واضح لکھا ہے۔ السیف الجلیلی میں اس رافضی موقف کو جو بہر حلیم کر لیا گیا ہے بلکہ پروفیسر صاحب نے غور سے: "ہاں اس کو امامت بھی کہا۔ اس وجہ سے رافضی بتائیں بجائے لگے ہیں کہ اہلسنت کی طرف منسوب ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت باطل ثابت کر دی جو ہمارے شیعوں کا عقیدہ تھا۔"

② خلافت پر ولایت کی کلی وجہ سے برتری بیان کر کے خلافت کو ذی کریم (کم حیثیت) کہا ہے:

- انہوں نے کہا، خلافت عوام کا چننا ہے اور ولایت اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔
- خلافت زمین نظام کے سنوارنے کے لیے ہے اور ولایت آسمانی صحن سے نکھارنے کیلئے قائم ہوتی ہے۔
- خلافت افراد کو عادل بناتی ہے اور ولایت افراد کو کامل بناتی ہے۔
- خلافت کا دائرہ فرض تک ہے اور ولایت کا دائرہ عرض تک ہے۔

③ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو سیاسی کہا اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو روحانی کہا۔ آج کا لفظ "سیاسی" اگر کرپشن وغیرہ کی آلودگیوں سے بچا بھی لیا جائے تو پھر بھی لوگ اسے دنیا داری کے مفہوم میں غور دیکھتے ہیں۔ جب سیاسی کے مقابلے میں روحانی خلافت کا ذکر کر دیا گیا تو یہ باور کر لیا گیا ہے کہ یہ صحیح دنیا داری ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "كَانَتْ تَنْبُؤُا بِنَسْرِ ابْنِ نَسْرِ نَسْرُهُمْ الْاَنْبِيَاءُ" ترجمہ: "میں اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کی سیاست کرتے تھے۔"

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے سیاسی خلافت روحانیت کے لیے نہیں ہو سکتی ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ





حضرت صدیق اکبر ؓ کا وصف بیان فرمایا کہ وہ انسانی ہیں اور انسانی کا وصف بتایا کہ وہ اکرم ہے۔ ان دو مقدموں کے نتیجہ دیا کہ حضرت صدیق ؓ اللہ کے نزدیک اکرم (سب سے افضل) ہیں، افضل واکرم ہونا درجہ کے لحاظ سے ارفع و اعلیٰ ہونا یہ سب الفاظ ایک ہی معنی پر صادق آتے ہیں لہذا افضل مطلق کی حضرت صدیق اکبر ؓ کے لیے ہے۔

اصل حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیلات کی طرف سے یہاں متعلق کتب فقہ کے حصہ اول کے لحاظ سے اعتراض کے جوابات دیے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کو سب سے افضل ثابت کرنے کے بعد امام احمد رضا کاوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو حسب سے بڑھ کر عارف باللہ اور سب سے بڑا ولی بھی ثابت کیا ہے۔

آپ نے دو آیات اور دو احادیث سے استدلال کیا ہے کہ جب معرفت کا تعلق دل سے ہے اور تقویٰ کا عمل بھی دل ہے تو جس قدر تقویٰ زیادہ ہوگا اس قدر معرفت الہی بھی زیادہ ہوگی۔

① ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا اتَّخَذَ اللَّهُ فُلُوقَهُمْ الْفُتُوحَ﴾ ترجمہ: "وہ جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے۔"

② ﴿وَمَنْ يَعْلَمْ شُعَائِلَ اللَّهِ فَلَهُمَا مِنَ نَفْعِ الْقُلُوبِ﴾ ترجمہ: "اور جو اللہ کے نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دونوں کی پرہیزگاری ہے۔"

③ ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هُمْ فِي ظُلُمٍ أُضَاءَ﴾ ترجمہ: "ان لوگوں کی حالت روشن ہے۔" حضرت داتا گنج بخش چوہدری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "مفسر اہل فہم کی اس تفسیر اطلاع دل است از اعلیٰ اور فہم غلط دل است از نازلہ اور اسی پر وہ وصف حضرت اکبر است ابو بکر بن ابی قحطہ رضی اللہ عنہما از انجا ماہل این طریقت ادب۔" ترجمہ: "مفسر ایک اصل ہے اور ایک فرع ہے۔ اصل مفسر اعلیٰ سے دل کا اطلاع اور مفسر فرع خداوندی سے دل کا غلط ہونا ہے۔ یہ دونوں حضرت صدیق اکبر ؓ کو حاصل تھیں۔ اس لیے طریقت والوں کے نام آپ تھے۔"

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مہارت سے پرہیز صاحب نے اپنے خود ساختہ نظریے کی

جو حمایت کا ارا دیا ہے وہ بھی بے سروا پے کیونکہ پرہیز صاحب کا اس تمام بحث سے مقصود حضرت سیدنا علی ؓ کی حضرت صدیق اکبر ؓ پر فضیلت ثابت کرنا ہے جبکہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ﴿وَلَقَدْ أَخْبَنَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْاَمِيَّةِ عَلِيٌّ اَنْ اَقْبَلَ الْاَمِيَّةَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ثُمَّ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا﴾ ترجمہ: "امت کے قابل ذکر لوگوں کا اس بات پر احتجاج ہے اس امت میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق ؓ تھے۔ پھر حضرت عمر ؓ ہیں۔" علی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "مقدمہ نمبر" میں جو ارشاد فرمایا ہے لکھا ہے انہوں نے پہلے ہی سے پرہیز صاحب کے نظریے کا رد کر دیا ہے، لکھتے ہیں: ﴿فَالصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَعَ الصَّاحِبِ النَّبَاتِيِّ لَمْ يَكُنْ مَحْرُومًا وَلَا يَكُنْ مُسْتَغْنًى عَنْهُ كَمَا لَا يَكُنْ كَيْفَ وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مِصَابُ الْمَلِكِ أَخْبَأَ فِي صَلَاتِهِ بِالْأَمِيَّةِ صَارَ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَفْضَلَ الصَّاحِبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَخَذَ مِنْهُمْ فَرْجَةً لِأَنَّ كَانِ أَكْثَرَهُمْ مُتَأَنِّفِينَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ مَافَضِلَ أَبُو بَكْرٍ بِكُفْرِهِ الصَّلَاةَ وَلَا بِكُفْرِهِ الصَّوْمِ وَلَكِنْ بَشَرِي فَرْجٍ لِيُحِبَّ لَهُ اِتِّبَاعُهُمْ﴾ ترجمہ: "پس حضرت صدیق اکبر ؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکمل مناسبت ہونے کے باوجود کیسے محرم ہو سکتے ہیں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کلمات سے مستغنیہ ہوں حالانکہ روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بھی میرے سینے میں والا میں نے وہ حضرت صدیق اکبر ؓ کے سینے میں اُل دیا ہے۔ جس قدر کسی کی مناسبت رسول اللہ ﷺ سے زیادہ ہوگی اسی قدر وہ محبت بھی زیادہ ہو گئے۔ چونکہ حضرت صدیق اکبر ؓ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مناسبت تمام صحابہ سے بڑھ کر تھی چنانچہ آپ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہوئے اور کوئی بھی آپ کے درجے کو نہ پاسکا۔"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حضرت ابو بکر صدیق ؓ لاکھوں سالوں کی کثرت کی وجہ سے آگے نہیں آئے ایک ایک نے (عمت و مناسبت) کی وجہ سے آگے نکلے ہیں، چاہے آپ کے دل میں بھی کوئی حق ہے۔"

اسلاف کی روش تاریخ میں غلامہ راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہر ایک کی عوشریت و طریقت، سیاست و ولایت اور ظاہر و باطن کے تضام و محاسن کے لحاظ سے کامل قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ مجددین و ملت حضرت امام احمد رضا خاں قادری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "غلامہ اور ابیدرضی اللہ تعالیٰ عنہما، حسین اور ان چار ارکان قصر ملت و چار انہاء باغ شریعت کے خاص و تضامی کھایے رنگ پر داغ ہیں کران میں سے جس کسی کی فضیلت پر عیا نظر کیجئے مظلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہیں یہی ہیں ان سے بڑھ کر کون ہوگا۔

۔۔۔ ہر گز کہ انہیں چار باغ میں مگر ہم بہار دامن دل کی کھد کہ جا میں جاسات  
ترجمہ: ان چار باغوں میں سے جس پھول کو بیش لا لگتا ہوں تو بہار میرے دل کے کد کو کھینچتے ہے کہ اس جگہ بھی ہے۔  
پھر اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مدقین اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں لکھتے ہیں: "حضرات شیعین، صاحبین، صہرین، دوزمین، امیرین، مشیرین، فضیلین، سیدنا دلوٹا تا عبد اللہ العباسی ابو بکر صدیق و جناب جناب ابوطی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان و اسلاف کی شانوں سے جدا ہے اور ان پر سب سے زیادہ حجاب خدا اور رسول خدا علیہ السلام ہے۔ بعد انبیاء و مرسلین و ملائکہ و مقربین کے جو مریدان کا خدا کے نزدیک ہے دوسرے کا نہیں۔ رب جبارک و دغائی سے جو قرب بڑی کی اور بارگاہ و عرش و شہاد رسالت میں جو عزت و سر بلندی ان کا حصہ ہے اور ان کا نصیب نہیں۔ منازل جنت و دواہب سے بہت میں انہیں کے درجات سب پر عالی، فضائل و حسنات و طہات میں انہیں کو تقدیم و تفضیل، ہمارے علماء و محدث نے اس میں مستقل تصنیفیں فرما کر سعادت کوئین و شرف و دارین حاصل کی درجہ غیر قرانی کا شکر کس کے اختیار میں۔ واللہ اعظم۔ اگر ہزاروں و ہزاروں کے شکر فضائل میں لکھے جائیں کیے اور ہزار گزیر میں نہ آئیں۔

۔۔۔ و علی نقی و اسمعیل و یحییٰ  
ترجمہ: اور اس کے حسن کی تعریف کرنے والوں کی حمد و ثناء کی بنیاد پر زانی ہو گیا اور اس میں ایسی خوبیاں ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

مگر کثرت فضائل و شہرت فاضل چیز سے دیگر اور فضیلت و کرامت امر سے آخر فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے

جسے چاہے و طافرائے و فاضل ابیہ اللہ یولہ من بشاہ کہ ۱۹  
اعلیٰ حضرت امام اسلاف رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سوال کے جواب میں واضح لکھا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب اولیا کرام تھے۔ پھر لکھا: "صحابہ کرام میں سب سے افضل و اکمل و اعلیٰ و اقرب ابی اللہ غلامہ اور بعد میں ابی قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے اور ان کی تعلیم و ولایت و تربیت خلافت سے پہلے چاروں حضرات سب سے اعلیٰ درجے کے کامل و مکمل ہیں اور درجہ نیابت نبوت میں شیعین (حضرت مدقین اکبر علیہ السلام اور حضرت فاروق اعظم علیہ السلام) کا پایہ اعلیٰ ہے اور درجہ تکمیل ہونے میں حضرت مولانا علی المرتضیٰ شیر خدائے شریک کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا۔ واللہ اعلم۔" بیع  
پھر ایک مقام پر قصیدہ اوائل ذکر کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں: "جب ثابت ہو گیا کہ قرب الہی میں شیعین کو مسرت و تعلق ہے تو ولایت بھی انہیں کی اعلیٰ ہوئی۔" ۱۹

"حضرت مدقین اکبر علیہ السلام کی ولایت میں بھی فضیلت سے حضرت سیدنا علی علیہ السلام کے خارج سلاسل طریقت ہونے میں کوئی فرق نہیں اور چونکہ حضرت علی علیہ السلام کا خارج سلاسل طریقت ہونا اس کا تعلق عالم نبوت سے ہے۔ اس سے آپ کی ولایت میں حضرت مدقین اکبر علیہ السلام سے فضیلت لازم نہیں آتی جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام کے غلامہ میں سے حضرت امام حسین اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سلاسل جاری ہوئے ہیں۔ حالانکہ حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کی ولایت اور آپ کو جو اللہ تعالیٰ کا قرب بھرا یا ہے حضرت خدیجہ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بالیقین اہم اور اعلیٰ ہے ایسے ہی ظاہر ادا ہے سے حضرت امام حسن علیہ السلام کی حضرت امام حسین علیہ السلام پر بھی فضیلت ثابت ہے۔" ۲۰

پروفیسر صاحب ان کے سلیبن اور کچھ عالی کارکنان کا رخصت کی طرف جھکاؤ و تفضیل لگا کر اور جتنی جفا کوئی دھکی چکیں بات نہیں رہی۔ یہ لوگ بھولے بھالے سینوں کو نہیں رضی کفریات کی وجہ سے رضی باطل اور ان کی ہڈ کا دوسرا سے نفرت تھی رضی باطل میں لے جانے کیلئے ہلکا کر دیا کر رہے ہیں۔ یہ لوگ بڑا رضی نفرت تھی اہل مات میں جان کر رہے ہیں اور خارجیت کا ذرا دوسرے کر لوگوں کو رخصت کی جھینٹ چڑھا رہے ہیں۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ رافضیت اور خارجیت ایک ہی کھولے کئے کے دو رخ ہیں۔ یہ لوگ عوامی اجتماعات میں رافضیوں کی دھجی کے لیے اور اہلسنت کو شرسار کرنے کیلئے مخصوص طریقے سے اہلسنت پر رافضیت کا تلوخ ظاہر کرتے ہیں۔ یہ لوگ نوکے پر یہ جوا پیش کرتے ہیں کہ ہم ان کی عباسی شس تخیف کی خاطر اور حق بیانی کے لیے جاتے ہیں جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ کون آج اعجاز حق ہے جو کسی کو خود موت دے کہ آئیرے محض میں آکر میرے لوگوں کو میرے مسلک سے انواء کر کے لے جاؤ؟ ایسا ہرگز نہیں بلکہ صورت حال یہ ہے کہ ایسے خطبوں سے رافضیوں کی مکمل اندر شنڈنگ (مغاومت) ہے کہ تم پکا پھکا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر بھی کرنا کہ تم اپنی قوم کے پاس جا کر رہے ہیں نہ سکو۔

رافضیوں کو صحابہ کے اس قدر ذکر سے نقصان نہیں ہے کیونکہ اس کے عوض میں وہ خطبہ عوام اہلسنت کے لیے رافضیت قابل قبول بنا کر پیش کر رہا ہے۔ اس قرآنی "ایمانی اختلاف کو چند مشہور لوگوں کی سوچ قرار دیتے ہوئے اختلافات بھلانے کا اعلان کر رہا ہے۔ اس طرح وہ خطیب اپنی مسجد میں جا کر پچا بھی ہو جائے گا اپنی بیس بھی کمری کرے گا اور بہت سے سینوں کو اپنی چمک کے عوض رافضیوں کے پاس بیٹھ کیلئے کر دی بھی رکھ دے گا۔

نتیجہ سے واضح ہے کہ یہ طریقہ کار کسی کا ذکر کیلئے نکتہ نقصان دہ ہے۔ ان کے پاس طریقہ عمل سے ایک بھی رافضی نہیں بنائیں اس دبا سے اعلیٰ سطح کے سبز و شاداب گلشن سے کٹی پتے چیلے ہوتے جا رہے ہیں جن کے گر جانے کا فخر ہے۔

ہم اہلسنت معاشرے میں اس دشمنی اور اغوت و دجیت کے بیانی ہیں "ہم اتفاق و اتحاد کے دای ہیں لیکن ہر سے اور اور چونکہ اتحاد امانت میں خیانت کے ذمے میں آتا ہے۔ ہم فرقہ واریت کو ہر حال سمجھتے ہیں مگر ان کا اپنے اپنے عمل کو روکوں کے قول ہے کہ ساندہ چلا تا فرقہ واریت نہیں بلکہ احساس ذمہ داری اور فرض منصبی کی ادائیگی ہے۔

﴿ذُرْخُر ۹ حور ۱۰﴾ (لعمرو للہ رب العالمین) ﴿

﴿حوالہ جات﴾

۱۔ ائمہ اربعہ ج ۱ صفحہ ۵۶۵ حدیث ۱۰۲/۱۶۱۰۲ مسند امام احمد ج ۱: ۱۶۲

- (۲) ﴿رجال کنسے﴾ ج ۱: ۲۳۴
- (۳) ﴿الملل والنحل﴾ ج ۱: ۱۹۲
- (۴) ﴿حلیۃ الاولیاء﴾ ج ۱: ۴۷
- (۵) ﴿سیر اعلام النبلاء﴾ ج ۱: ۵۶
- (۶) ﴿السیف الجلی علی منکر ولایت علی رضی اللہ عنہ﴾ ص: ۸
- (۷) ﴿کشف الغمہ﴾ ج ۱: ۶۲
- (۸) ﴿بخاری شریف﴾ ج ۱: ۳۴۵۵
- (۹) ﴿منالقب آل ابی طالب﴾ ج ۱: ۳۶۳
- (۱۰) ﴿جامع ترمذی﴾ ج ۱: ۳۶۸۰
- (۱۱) ﴿سورۃ النحل﴾ آیت: ۱۷
- (۱۲) ﴿سورۃ الحجرات﴾ آیت: ۱۳
- (۱۳) ﴿الزلال الانقی﴾ ص: ۲۵
- (۱۴) ﴿سورۃ الحجرات﴾ آیت: ۳
- (۱۵) ﴿سورۃ الحج﴾ آیت: ۳۲
- (۱۶) ﴿کشف المحجوب﴾ آیت: ۳۲
- (۱۷) ﴿حجة اللہ البالغہ﴾ ج ۲: ۵۸۵
- (۱۸) ﴿المقدمة السنیة فی الانتصار للفرقة السنیة﴾ ص: ۳۶
- (۱۹) ﴿فتاویٰ رضویہ﴾ ج ۲: ۲۹ ص: ۳۶۴-۳۶۵
- (۲۰) ﴿الاینا﴾ ص: ۲۳۳-۲۳۴
- (۲۱) ﴿الاینا﴾ ص: ۳۷۴
- (۲۲) ﴿الاینا﴾ ص: ۳۷۴-۳۷۵



# نعت رسول مقبول

حسان المعصر حافظ مظہر الدین

ہر آنکھ میں ہے شہداء کے ساتھ  
 قافلہ ہو گا رواں قافلہ سالار کے ساتھ  
 مدحت ثواب دیں مدحت سرکار کے ساتھ  
 زندگی گزاری ہے کیفیت سرشار کے ساتھ  
 میں بھی وابستہ ہوں سرکار کے دربار کے ساتھ  
 خاک کا ذرہ بھی ہے عالم انوار کے ساتھ  
 بخت بیدار ہے یاد ہے عقد اس کا  
 جس نے دیکھا ہے انکس رؤا بیدار کے ساتھ  
 یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے درد  
 کون روتا ہے لپٹ کر درویش کے ساتھ  
 مل ہی جاتا گا کوئی غوان کرم کا کھوا  
 ہے تعلق جو مکان در سرکار کے ساتھ  
 اسے خدا دی ہے اگر نعت نبی کی توفیق  
 حسن کردار بھی دے لذت گناہ کے ساتھ  
 جب کئے حشر میں گیسوئے شفاعت ان کے  
 ہم سے عاصی بھی نظر آئیں گے ابرار کے ساتھ  
 میں یہ کہتا ہوں کہ تھا ان کی نظر کا انوار  
 لوگ کہتے ہیں کہ دیں پھیلا ہے تلوار کے ساتھ

ایسا ج رحمت ہے جا کے سوا کچھ بھی نہیں  
 عشق محکم نہ ہو مگر احمد بیکار کے ساتھ  
 شہر شرب کا سفر میں رہ میں تھا  
 کارداں شوق کا ہے طالب دیدار کے ساتھ  
 مگر مدینے کا تصور ہو تو خلقت کیسی؟  
 دہلہ مضبوط رہے عالم انوار کے ساتھ  
 یہ نہ ہوتا تو نہ فتح کتنے جلی سے کلیم  
 نور حضرت کا بھی تھا طور کے انوار کے ساتھ  
 ان کے جلووں نے کیا کون د مکاں کو روشن  
 حسن یوسف کا رہا مصر کے بازار کے ساتھ  
 ہل سے بھج سا بھی گنہگار گزر جائے گا  
 ہوگی سرکار کی رحمت جو گنہگار کے ساتھ  
 رات دن بھیج سلام ان پہ ملائک کی طرح  
 پڑھ درد ان پہ غلامان و فدا کے ساتھ  
 دیکھ اسے معترض نعت رسول عربی  
 قرب حسان کو ملا تھا انبی اشعار کے ساتھ  
 سب عظامیں ہیں خدا کی میرے مولا کے فضل  
 درد یہ لطف و کرم مجھ سے گنہگار کے ساتھ  
 ہم بھی مظہر سے سنیں گے کوئی نعت رنگیں  
 مگر ملاقات ہوئی شاعر دربار کے ساتھ



# فتنہ قادریانیت

سیر پاک و ہند میں انگریزوں نے بڑی حماری دیکھائی سے اقتدار پر قبضہ کیا۔ مسلمانوں کو حکومتوں سے لے کر 1947ء تک جس قسم کے براہ کج حالات سے مسلمانوں کو دوچار ہونا پڑا اور جس قسم کی ملامتوں نے ہر کسی کو کیا کیفیت تھی، یہ تو کئی کئی چیزیں ہیں۔ اس دوران سب سے بڑی مصیبت جو مسلمانوں کو پہنچی کہ ہمارے ایمان پر فساد ڈالنے اور اس کی بنیاد کو جھڑول کرنے کے لئے فرنگی سامراج نے کئی طرح سے اس سے ہمارے ایمان کی اساس کو کھوکھلا کر کے اس کا خاتمہ کرنا چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے علما و مشائخ طہارت و پارسائی کی ہر سازش کا پردہ چاک کیا۔ ہمارے محققین نے ہر وقت اسلام کو آگ کا گاما کیا اور باطل کے ہر فتنے کو نیک و نیکو کر دیا۔ ہمارے ایمان کو بچایا۔ ملت کے ان غیر خواہش مند کی کاوشوں سے ہمیں افسوس ہے نہایت بھی ٹی اور ہمارے ایمان بھی محفوظ رہے۔

اس میں ایک بڑا فتنہ "قادریانیت" کے نام سے درج ہوا جس کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی (مستوفی) صاحب 1839ء میں مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور قصبہ قادیان میں پیدا ہوا۔ شروع شروع میں اس نے اپنی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔ یہ وہ دور تھا جس میں منافعوں کا بہت رواج تھا۔ عیسائی بہت ہی تبلیغ کرتے اور وہیں اسلام کی تردید کرتے۔ دوسری طرف آپ بے ساج کے مبلغ بھی اسلام کے لئے اور جنگ آزادی 1857ء کے بعد انگریزوں نے ہندوستانی عوام پر حکومت کرنے کے لیے جو

کوششیں کیں، ان کے لئے فتنہ برپا کر دیا اور حکومت کرو۔  
 یہ سب چلتا ہے کہ انگریز جب ہندوستان آیا تو اس نے اپنے اقتدار کے حصول اور اس کے طواعت کی خاطر اوقات میں مختلف مشیوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو خریدنا شروع کیا۔ ان کے لئے حکومتوں کے لئے شیرو (شیخ سلطان) کی جہد جہاد کا نام لگانے لگے۔ لیکن یہ سب باطلی کوششیں۔ مسلمانوں کے ساتھ براہ کجی و عداوت کے ذریعے طاقت کو کمزور کرنے کے لیے اسامیل و دلی اور سپہ سالار نے بریلی کو بچا۔

مسلمانان ہند کے دلوں سے انہماک و دلیا کی عقیدت اور محبت نکالنے کے لیے رشید احمد گنگوہی، ضلیل احمد انبھوی وغیرہم پر ہاتھ رکھا اور اہل اسلام کے عقیدہ آخرت کو نکالنے اور ان کی زندگی کو بے مقصد ثابت کرنے کے لیے سرسید احمد خاں سے کام لیا۔ مسلمانان ہند کے جذبہ جہاد سے تنگ آ کر اس کی منسوخی کو حاجت کرنے کے لیے غیر مقلد مولوی محمد حسین بنالوی نام نہاد اولاد کو کشتہ کیا۔

فرض یہ کہ مسلمانوں کو کھوکھوں "حصوں" جماعتوں میں تقسیم کرنا، ان کے عقائد پر باد کرنا، ان کی طاقت ختم کرنا انگریزوں کا اولین مقصد رہا۔ اس مقصد کے لیے جہاں اس نے دیگر افراد کو منتخب کیا وہیں مرزا غلام قادیانی سے بھی معاہدہ کیا۔ چنانچہ محمد سلطان لکھتے ہیں: "1880ء کے کل مرزا صاحب اور انگریزوں کا معاہدہ ہو چکا تھا اور ان کے یہ جوابی نیچا کا جوابی کرنا بے کے معاملات ملے ہوئے تھے۔ مرزا دھال نے نبوت تک پہنچنے کے لیے ہر سیزمی استعمال کی "خمسامور" من اللہ کہ ہونا اس کا پہلا نیند تھا۔" ج

مرزا نے اپنی کتاب "میں" میں ان کا خود اقرار کیا ہے کہ: "میں انگریز کا خود مقصد پیدا ہوں۔" اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ: "میں اپنے کام کو نہ کہ میں اپنی طرح چلا سکا ہوں۔ نہ یہ میں نے اندام میں نہ ایمان میں نہ کمال میں نہ مگر اس (انگریزی) کو برکت میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں۔" ج

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس گروہ کو انگریز نے مسلمانوں میں انتشار و فساد پیدا کرنے کے لیے اور اپنے مفادات حاصل کرنے کے لیے پیدا کیا یہ انگریز کا ہی ہوا رہا ہے۔

ایسے ماحول میں مرزا نے ایک کتاب دوسرے مذاہب کی تردید میں لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا چنانچہ اس نے 1879ء میں "میرا بیان احمدیہ" لکھنا شروع کیا۔ اس کتاب کی اشاعت کے ساتھ اس نے ایک اعلان بڑی تعداد میں اردو اور انگریزی میں شائع کر کے مسلمانین و درباری و پادری اور ہندوؤں کے پاس بھیجا جس میں اس نے اپنے "خمسامور" من اللہ کہ ہونے کا دعویٰ کیا حالانکہ وہ "خمسامور" من اللہ کہ تھیں بلکہ "خمسامور" من الشیطان کے اور "خمسامور" من اللہ کہ تھے۔ اس کتاب نے ایک طرف دوزخ و دوزخیں ظاہر کئے اور ان میں شکوک پیدا کر دیے اور دوسری طرف اس کتاب کو شہرت ملی۔ اس کے سچے پیروں نے مرزا کو "امیر کایان" ہے "برائین" کی تھنٹھ سے پہلے حضرت مسیح موعود ایک کمانی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ دراصل مرزا بیان احمدیہ لکھا اشتہار نے ہی سب سے پہلے آپ کو ملک "مسلمان" کے نام سے کفر کیا اور اس طرح ظلم و دوست اور مذہبی امور سے لگا دے رکھے والے فتنہ میں آپ کا اندر و دشمن (خائف) ہوا۔" ۵

لوگ جنہیں اقدار تعالیٰ نے اقدار بخشا ہے انہوں نے ان (غدارانہ غم نبوت) سے جنگ کی اور اس فتنے کے خاتمے کے لیے ہر پیر کو پیش کی۔ خود نبی اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں بھی جن کی طرف سے یہ دعویٰ ہوا ان کو اس ملت میں شریک نہیں کیا گیا بلکہ ان کے خلاف جہاد کا حکم ہوا اسی طرح دروہا جو خاصہ خصوصاً خلافت راشدہ علی انھیں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور کو ملاحظہ کیجئے کہ انہوں کے بارے میں ان کی رائے کیا تھی؟ ان کے خلاف کیا کیا عملی اقدام اٹھائے گئے اور بعد میں دروہا ہونے والے ایسے فتنوں کو ناپود کرنے کے لیے حکام اسلامی نے کیا کیا۔ کوئی دوسرا کوئی یہ الزام دے سکتا ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کے خلاف عملی قدم اپنے اقدار کو بچانے کے لیے اٹھایا ہو گا مگر حضرت امیر کرام علیہم الرضوانؓ پھر ان میں سیدنا امیر سیدنا صاحبزادہ اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ کہنا تو بہت دور کی بات ہے اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ پھر نبی ﷺ کے اقدامات کے بارے میں کیا کہیں گے؟ کیا کوئی مسلمان آپ ﷺ کے بارے میں اپنے دل میں اس کا ادنیٰ سے ادنیٰ خلیفہ سے خلیفہ تر شبہ بھی لے سکتا ہے ہرگز نہیں۔

جب یہ بات یہ بتانا پڑے گا کہ اسلام کا اپنے ہر دروہا کو بھی حکم ہے کہ جب بھی کوئی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرے تو اسے اسلام سے خارج سمجھیں۔ ہر دروہا جہاں اور اہل اقدار پر فرض ہے کہ انہیں بدور خلافت نبوت و نبیاء کر دیں۔ ہمارے علماء نے بھی کیا ہمارے مشائخ نے وہی کیا جو حکم تھا اپنا یہی کچھ دارعوام نے وہی کیا جو ان کے دین کی ہدایت تھی ان کو کیا لفظ کیا ہرگز نہیں۔ باقی بدوہا دروہا ظن ان کو مسطور بھی ہے مگر انا خود نہ ہو گا۔ اس لیے کہ اقدار ان کے ہاتھ میں نہیں تھا۔ اس معاملے میں اگر کسی طبقے نے کوئی ایسی کیا کر رہا ہے تو وہ ہمارا سکران غیب ہے۔ ان پر جو فرض تھا وہ ان سے ادا نہ ہوا اس کی بھی وجوہات تھیں اور ہیں۔ وقت اور حالات اہل انہیں دیتے تھے کہ اس مقام پر ان پر حکام ہو۔ یہاں تو صرف بتانا یہ تھا کہ انہیں لوگافر قرار دینا مسلمان نہ سمجھنا ملت اسلامیہ سے خارج جاننا صرف ان (قادیانوں) امر و ایوانوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کے لیے اسلام کا بھی انہی راہی اور ایسی حکم ہے۔ ان کے لیے علماء و مشائخ اسلام کا بھی فیصلہ ہے فقہاء کرام کا بھی فتویٰ ہے ہر اہل اسلام کا بھی طریق عمل ہے۔ ہاں! اہل ان کے ایمان ضعیف ہو گئے باوجود کثیر کے ہاتھ تک کہ اسلام نے خدا کی سرکھٹ ہوئے وہ انہیں جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کے بارے میں ضرور نرم گوشہ دیتے رہا۔

مرزا غلام قادری خواہ اپنے اقوال اور فتویٰ کی دوسرے کافر اور دوزخ اسلام سے خارج ہے۔ اس لیے ہم پہلے اس کے دعویٰ نبوت و رسالت کا ذکر کریں گے پھر ایسا دعویٰ کرنے والے کے لیے مرزا کا اپنا فیصلہ اور فتویٰ ذکر کریں گے کہ اس کی کوئی کون سا نے اور تسلیم کرنے میں رہتی ہر اہل بھی تامل شدہ ہے۔

مرزا قادری کی دعویٰ نبوت و رسالت:

- مرزا قادری لکھتا ہے کہ: "چنانچہ اہل حق نے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"
  - اسی کتاب میں دوسرے مقام پر لکھتا ہے کہ: "خدا تعالیٰ جب تک ظالموں دنیا میں رہے گو ستر برس رہے قادیان کو اس خوفناک جانی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔"
  - مرزا قادری لکھتا ہے: "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام" تجا رکھا ہے۔"
  - مرزا قادری لکھتا ہے کہ: "خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے انحضرت ﷺ کے افعالہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لیے یہ مرتبہ پیش کیا ہے کہ آپ کے فضل برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔"
- اب جب کہ آپ نے پڑھ لیا کہ اس نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا اور صراحتاً اپنے آپ کو نبی و رسول بتایا ہے تو دیکھئے کہ نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے والے کے لیے مرزا قادری خود کیا فیصلہ دیتا ہے۔ گویا اپنے ہمارے میں اس کے اپنے فتویٰ پڑھے۔
- حضور ﷺ کے بعد نبی ماننے والا شرارتی اور گستاخ ہے:

- مرزا قادری لکھتا ہے کہ: "متم نبوت کا کمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرتا ہے شرات ہے۔ خود یہ جس قدر آن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث و احادیث سے بھی نفی عام ہے۔ یہی ہے کہ قدرت و جرات اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات و تکیہ کی پیروی کر کے صریح صریح قرآن کو کھلا جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے اور "عالم الانبیاء" کے بعد ایک نبی کا آمان لیا جائے اور بعد اس کے جو دعویٰ نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ دہی نبوت کو جاری کر دیا جائے۔" ۱۰

مرزا قادری کے ساتھ صامت مسلمہ کا سلوک انتہائی نہیں جیسا کہ آپ نے دیکھا اور اس پر تادیب گواہ ہے کہ جب بھی کسی شخص نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو امت مسلمہ نے اس کے ساتھ بھی سلوک کیا کہ اسے کافر جانا۔ وہ

## حوالہ جات

- ۱۔ سید محمد سلمان شاہ (مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوے ص: ۱۱)
- ۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوے ص: ۷
- ۳۔ تبلیغ رسالت جلد ششم ص: ۳۹
- ۴۔ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص: ۱۹
- ۵۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوے ص: ۶
- ۶۔ تاریخ ابلاغ ص: ۲۳۰
- ۷۔ تاریخ ابلاغ ص: ۲۱۰
- ۸۔ تحفۃ الیقینی ص: ۲۸
- ۹۔ حقیقۃ الیقینی ص: ۱۸۳ مرزا قادیانی کی حقیقت ص: ۸
- ۱۰۔ ایام المصلح ص: ۱۵۳



چمک تھہ سے پاتے ہیں سب پائے والے  
برستا نہیں دیکھ کر ہر رعت  
مدینہ کے خطے خدا تھہ کو رکھے  
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ  
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو  
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلتا  
جرا کھائیں تیرے غلاموں سے انہیں  
رہے گا یوں ہی ان کا چچا رہے گا  
اب آئی شطاعت کی سماعت اب آئی  
رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آتا

مرزا دل بھی چمکا دے چمکانے والے  
بدلوں پر بھی برسا دے برسانے والے  
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے  
ترے چشم عالم سے چھپ جانے والے  
کہ رستے میں ہیں جا بجا جھانے والے  
اے سر کا موقع ہے او جانے والے  
ہیں بیکر جنب کھانے غزائے والے  
پڑے خاک ہو جائیں مل جانے والے  
ذرا جین لے میرے گھبرائے والے  
کہاں تم پہنچے دیکھتے ہیں چند رائے والے



پروفیسر محمد عظیم گنگوہی پاکستان کے معروف سماجی و دانشور تھے۔ آپ کی سال روزنامہ ہوائے وقت لاہور کے کوشش "خاص" "مرزا" کے دربار جنگ کا جلیج ٹریس کے لکھنؤ انجمن ہوتے رہے۔ اقبالیات موصوف کا خاص عنوان تھا جس کی ایک جھلک پیش لکھنؤ مضمون میں میاں ہے۔ درج ذیل مضمون میں عثمان نبوت کا شمار لکھنؤ عالم کیا گیا ہے (پیش لکھنؤ جگام احسانے ماہنامہ العاقب کی جانب سے کیے گئے ہیں۔

حضرت علامہ اقبال ہمارے ہی و مرشد ہیں۔ انہوں نے امت مسلمہ کے بارے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے کہ

دل پہ محبوب چاڑی بستہ ایم  
زمین جہت ہا یک دگر پیوستہ ایم

امت مسلمہ کو باہم پیوستہ کرنے والا رشتہ ہی حب رسول ﷺ ہے۔ جو شخص اس رشتہ کو کھردر کرنے کی کوشش کرے گا وہ اس امت کا دوست نہیں بلکہ دشمن ہوگا۔ وہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ عالم عربی کی حدود و حدود مغربی حضور ﷺ ہی کی ذات کی وجہ سے ہیں لہذا

محمد ﷺ عربی ہے عالم عربی

عرب ممالک پہلے ہی موجود تھے لیکن عالم عرب حضور ﷺ کی شریف آدمی کے بعد وجود میں آیا۔ لہذا عالم عرب ہو یا عالم اسلام ہو اس کی اساس حضور ﷺ کی ذات گرامی قدر ہی ہے۔ گربہ از سرید کی تمام حق است۔ جو شخص اس بنیاد کو کھردر کرے گا وہ بھٹی فرنے کا فرد ہر ہوگا۔ حضرت علامہ نے چندت جواہر لعل شہد کے نام اپنے خط میں اسی لیے لکھا تھا کہ عربی (مرزا قادیانی) صرف اسلام ہی کے خدا نہیں بلکہ ہندوستان کے بھی خدا ہیں۔ انہوں (قادیانی) نے ایک ایسی حکمت (برطانیہ) کی تقویت کے لیے لکھنؤ چکر لکھا جس نے سات مسلمانوں پر



ہے۔ اہل اسلام کو یہاں صاف بتا دیا کہ یہ کفار و کافرانہ عقائد ہیں۔ حضرت علامہ کے نزدیک فرقہ جہانی عقائد یا عقائد سے یہ دور و زمانہ متعلق اور مجز ہے کیونکہ جہانی عقائد کا اسلام سے جو تعلق ہے اس کی جڑیں کاٹنا چاہتا ہے۔ ہم وہ عقائد قابلِ بحث کر رہے ہیں جن میں کسی کی یہ خدمت کبھی نہیں جہاں کہیں اس کے (حیثیتِ داریہ) عقائد یا عقائد کا اسلام سے جو تعلق ہے اس کے بغیر اسلام کا وجود ہی نہیں ہو سکتا۔ عقائد یا عقائد کو ختم کرنا چاہیے تھا وہ حکومت کو کرنا چاہنا تھا۔ یہ ہے کہ عقائد یا عقائد جب نبی ثبوت کا اجرا کر کے مسلمانوں سے ملے وہ وہ ہیں تو وہ ان کے اندر ہے۔ یہ کیوں مصر میں۔ اب بھی وہ مردم شناسی کے موقع پر اپنے تمام مسلمانوں کے طور پر لکھواتے ہیں اور خود کو بغیر مسلم ماننے پر تیار نہیں ہیں۔ وہ مسلمانوں کے اندر وہ ان کی جڑیں کاٹنا چاہتے ہیں جن میں خدا کا حکم ہے کہ اب مسلمانوں کو بغیر مسلم تسلیم کرنے کے نہیں ہیں۔

یہ اس زمانے کی بات ہے جب دنیاویوں کو ابھی غیر مسلم پکڑنے میں کیا تھا کہ عمار کے راج میں ایک قادیانی پریسرو ہوا کرتے تھے جن کا نام رحمت علی تھا۔ "مسلم" ٹھکانے کے باعث وہ خود کو "رحمت علی مسلم" لکھا کرتے تھے۔ وہ جیل پر جانے کے لیے اس کا سامنے میں جاتے طلباء ان کے چپٹے سے پہلے بیگ پر اصرار پر ان کا نام "رحمت علی غیر مسلم" لکھ دیا کرتے تھے۔ ہم نے اس وقت اندازہ نہ کیا تھا کہ ایک نیا کیلبر روز قادیانی غیر مسلم قرارداد پر حاضری سے کیونکر ہر مجلس خور و غذا ہوتی ہے۔

۱۰۔ یہ علامہ اقبال شکر نبوت گوذ کا بہت بڑا احسان قرار دیتے ہیں کیونکہ اس قسم نبوت کے نظریہ نے صحت مسلمہ و مفید رکھا ہوا ہے وہ فرما تے ہیں کہ

سلا نئی بھدی : احسان خدا است

پروا ناموس . بن مصطفیٰ <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> است

1991 1992 1993 1994 1995

حفظہ

۱۰۔ اصد یوں میں بھی عقیدہ فقر نہ ہو۔ مسلمانوں کے اتحاد کا ضامن رہا ہے۔ نبوت کے کئے ہی

ہے۔ (امام غفرم عنہ اللہ کے نزدیک مدعی نبوت سے اس کے مدعی نبوت کے متعلق دلیل طلب کرنا ہی کفر ہے۔) جب حضور اکرم ﷺ فرما رہے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے تو آپ کسی مدعی نبوت سے یہ کہنا کما کر تم سے ہو تو کوئی مجھ کو دکھاؤ ورنہ تم نہیں ہے اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ اس کی چٹائی کے امان کے قائل ہیں۔ جب کوئی نبی آپ نہیں سکتا تو خدا کوئی مدعی نبوت سورج کو شرف کی بجائے مغرب سے نکال کر دکھا دے تو کبھی اس پر ایمان لا سکتے ہیں؟ اس لیے ہم مرزا کا اہم احادیث کو رد کرنے کے جو سے کے رد میں لڑا وہ بحث دہانے کے قائل نہیں۔ ہمارے نزدیک آپ کے چھوٹے بھائی کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ ہمارے حضور ﷺ نے فرما دیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ہم محکمہ کالج میں پڑھا کرتے تھے۔ ہمارے ایک ساتھی کی ضرورت نظام خاں بڑے بڑے لکچر آدھی تھے۔ ایک۔  
موجودہ ولیف اے کے احسان میں ناظم احسان بنی کر تعلیم الاسلام کالج بروہہ (موجودہ چناب شریف) سے گئے۔  
وہاں انھیں پندرہ مہینے روز نوک کام کرنا پڑا۔ قادیانی رعب ڈالنے کے لیے اپنے بڑے لوگوں کی سہانوں سے  
ملاقات کر دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک روز سرفطر اللہ خاں (قادیانی) جو ان دنوں عالمی عدالت کے جج تھے نظام  
خاں صاحب سے ملے آئے۔ انہوں نے خاں صاحب سے ازراہ صروت پوچھا کہ آپ یہاں ہمارے مہمان ہیں  
آپ کو کوئی تکلیف تو پیش نہیں آئی؟ خاں صاحب نے جواب دیا کہ مجھے بھی فطرو ایمان تو محسوس نہیں ہوا لیکن  
خضرہ جان ضرور محسوس ہو رہی ہے۔ سرفطر خاں نے حیران ہو کر پوچھا کیوں کسی کی طرف سے آپ کو دشمنی ملی ہے یا  
کسی غالب علم نے عقل کرنے کے لیے آپ کو ہلاک کیا ہے؟ خاں صاحب فرماتے گئے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے  
لیکن بنیاد کے پانی سے مجھے "دست شریف" (پتھر) لگ گئی ہیں۔ سرفطر اللہ بات کی تہہ کو بھینچ سکے۔ حیران  
ہو کر کہنے لگے کہ دست شریف؟ چھ مہینے؟ خاں صاحب نے جواب دیا کہ جناب! چونکہ (آپ کے لیے) "پتھر خیزی  
نماری" ہے لہذا اس دور سے کہیں اس کی توہین نہ ہو جائے آپ کے جذبات کو گھسیں نہ پھینچیں۔ "دست  
شریف" کہہ کر عزت سے اس کا نام لیا ہے۔ (یاد رہے) اکانیانی دھال میں مرزا نظام قادیانی جہنمی طرف کو بچ کر کرتے  
دست ان جہنم کا حکم حالت میں مروہ ہوا کہ اس کے منہ اور مقعد سے پاخانہ (دست) جاری تھا۔ ظاہر ہے کہ اس  
کے بعد سرفطر اللہ ضرور نظام خاں سے دوبارہ ملاقات کی جڑ نہیں ہوئی۔

مرکزِ اللہ ہوا جس کی شرمندگی ایک اور موقع پر بھی اٹھانا پڑی۔ وہ جیو داکے کسی ہوش میں نہ تھا قدرت اللہ شہاب  
او' ایسی جگہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ جب کوفوں کی اڑش آئی تو قدرت اللہ شہاب کی بیگم کہنے لگی کہ خدا جانے

## قادیانیوں کے متعلق جامعۃ الازھر کا فتویٰ

عالم اسلام کی سب سے بڑی درگاہ جامعۃ الازھر نے قادیانی عقائد کو درست ماننے والوں کو خانہ غرام از اسلام قرار دینے کا فتویٰ جاری کر دیا ہے۔ 3 صفحات کے فتویٰ میں جامعۃ الازھر کے مفتی شیخ محمد حسینی مخلوف نے کہا ہے کہ قادیانی جماعت اور قادیانی عقائد کے حاملین اسلام سے خارج ہیں انہیں شعاۃ اسلام کے استعمال کی اجازت نہیں دی جاسکتی نیز قادیانی عقائد کو درست سمجھنے والے بھی اسلام سے خارج ہیں۔

فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد اور مختلف کتب میں درج اس کی تحریروں کے تفصیلی مطالعے کی بنیاد پر ہم اس نتیجے پہنچے ہیں کہ قادیانی عبادت گاہ نہ مسجد قرار نہیں دیا جاسکتا اور نہ ہی قادیانیوں کو شعاۃ اسلام کے استعمال کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

قادیانیوں کے عقائد کے حوالہ سے فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ غلام احمد قادیانی ان افراد کے عقائد کو گمراہ کن ہیں۔ قادیانی جماعت خطرناک منظم گروہ ہے اور اس کے اعتقادات طریکے لے جانے کا باعث ہیں۔ فتوے کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں اور نظریات نص قرآنی اور سنت رسول ﷺ کے منافی و مضاد ہیں نیز قرآن و سنت کی مخالفت اس گروہ کا شیوہ ہے۔ جو کوئی بھی ان کے عقائد کو درست تسلیم کرے گا وہ اسلام سے خارج قرار پائے گا۔ فتوے میں شیخ محمد حسینی مخلوف نے لکھا ہے کہ امت کے اہل حق کے خلاف نظریات و عقائد کے حامل اس گروہ سے مسلمانوں کو دور رہنا چاہیے۔ فتوے میں قادیانی عقائد کے حاملین کی مسجد میں داخلے کی بھی مخالفت کی گئی ہے جبکہ فتوے میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ قادیانی عقائد کو درست نہ ماننے والوں سے لیے وہ تمام احکامات قابل عمل ہوں گے جو کسی بھی غیر مسلم (کافر مرتد زندیق) پر نافذ کیے جاسکتے ہیں۔

یہ فتوہ 19 ستمبر 2009ء کو شائع ہوا تھا۔ اس میں قادیانیوں کی سرکھار اللہ کہنے لگے کہ جب ہوائی اڈے کہتے ہیں کہ یہ طلال گوشت کا ہوتا ہے، میں حضور کے اس فرمان پر عمل کرتا جاؤں گا کہ کھانے کے معاملے میں زیادہ خشک دیکھیں میں نہیں پڑتا کہ یہ تکریم شہاب کہتے ہیں کہ یہ ہمارے حضور ﷺ کا فرمان ہے یا آپ نے جسے 12 کا اگر ہمارے حضور ﷺ کا فرمان ہے تو میرا نکھوں پر اس پر سرکھار اللہ نہ ماننا سانس لے کر دے گا۔

مدین نبوت میں بھی پیدا ہوتے رہے ہیں لیکن آج تک نبوت کا کوئی زیادہ بڑا اور بڑا نہیں ہوا تھا جس نے قوت کے شے کے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ یہ شرف قادیانی کے نبی کو حاصل ہے کہ اس نے ایک استنباطی قوت (برطانیہ) کے ایجنٹ کے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنی مدد قوت کی مدد میں کس میں کس کو لکھ دیا، ان مجاہدین، چاہے تو یہ تھا کہ اس استنباطی قوت کی مدد سے اس کی ایجنٹ نبوت بھی پاکستان سے نبوت ہو جاتی لیکن یہ تفریق اور فریضہ اہل پاکستان کو سراہنا پڑا۔ "تجلی وہیں ہے خاک جہاں کا ضمیر تھا" کے مصداق آج اسی تجلی نبوت کے خلیفہ برطانیہ میں نظر میں اور عالم اسلام کے خلاف و ریشہ و انڈوں میں معروف ہیں۔ "مسئلہ کوہین" ہے کہ جس طرح نبوت کے سابقہ دعوے اور نیا منہ (یہ ہے ہم انسان) ہو چکے ہیں اسی طرح وقت کے لئے کے ساتھ ساتھ یہ خانہ ساز (قادیانی) نبوت بھی اپنے فطری تمام کھینچ جاتے گی کیونکہ (فرمان نبوی ﷺ) "یہ بعدی" (یہ ہے بعد نبی کی کسی) کا یہی تقاضا ہے۔

چنانچہ خدایا نبوت حاضر میں محمد حسین خاندان 32: 29

## الحمد للہ صحت جرائد ماہنامہ العادب

ماہنامہ "العادب" تمام مستقل سالانہ ادارات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ان کی سالانہ نمبر شپ سالہ 2008-2009 میں ہو چکی ہے۔ جنوری 2010ء سے رسالہ کی حسب معمول فراہمی کے لیے جلد از جلد مبلغ 300 روپے (برائے جنوری 2010ء تا دسمبر 2010ء) کے لیے ارسال کیا جائے گا۔ میں اس وقتہ تمام نبوت کے تحفظ اور اشاعت دین مبین کے مقدس مشن میں حصہ دار بن جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الافتاء الشریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الفرقة الأولى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله  
والسلام على من تبعه على ما شهدوا - فقضية اللجنة  
التي كانت بعد نظر السؤال الخامس  
الرافعة القاريا نية، وصوقها لرسالة  
وتمقيقات هذه الطائفة والصلوة خلفهم.

الجواب

الفرقة الرافعة المنسقة عن الإمام  
التي هي خطر عليه، ومحاولة منظمة  
أما من طائفة جديدة تقوم على أساس  
وتمسك بالنبوة المحمدية فرقة القاريا  
والفرقة أسسها «مذراغ» أحمد  
التي في القرن التاسع عشر في الهند  
والتي كانت هذه الفرقة المنهارة كلها تؤدي  
الفرقة ومن معتقداتهم أنهم ابنا طه  
الذي زعم مؤسسها بأن روح المسيح حلت  
فيها ما يتحد به هو كلام الله  
أم آله والسنّة.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الافتاء الشریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الفرقة الثانية

تانياً يرى عدم مؤسسها بأن المنسقة آخر  
الزمان في خلاياهم، وقاريا به هي الثانية  
بعد الحجة منكم والمدينة.

ثالثاً - يزعم اتباع هذه الفرقة الضالّة  
بأنه الحجة يكون إلى قاريا به وليس إلى منسقة.

رابعاً - يزعم مؤسسها أنه مكلف لهم اسم بارها

التي على نهج المسيحية، يزعم بأن

لها الهامات والهيبة ومكانة شفاة للمريدين

ومن جواهر لقاريا به ربما اللاتيات لسمانية

والحوار حة.

خامساً يزعم مؤسسها بأنه قد شهد القرام

والنبوة النبوية له بالنسبة

يقال أن كاف الله ما لم يؤت أصداء العالمين

فليس من اللا بدخل في بيعتهم ولا يستحق

أفكارهم يعاسد ككافر

ويكفي لفهمهم كفر هذه الفرقة ادعاء  
النبوة بعد سيدنا محمد مخالفين بذلك



ہمارے معاشرے کی دیگر امور میں افراط و تفریط کے ساتھ ایک قیادت یہ بھی ہے کہ کٹر گھرانوں میں بہوی کو کھر کے سامنے کام کاج کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے اور وہ بھی کھر آتے ہیں کھر کی خواہشیں کھر کا سامنا لینا چاہتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ میں ان کے کام کاج سے رہنمائی ہوں اور آرام کرنے کا حوصلہ دیتا ہوں۔ لیکن جب کہ وہ یہ توقع رکھتی ہیں کہ ان کی بہوی سب سے پہلے بہیلا ہو اور گھر کی صفائی اور ناشکی کی بنیاد سے فارغ ہو کر دیگر لوگوں کو دیکھنے اور ان کی آنکھ کا تار کھلائے رات کو وہ سب سے آخر میں سوئے اور کسی کی بات پر اٹھ نہ سکے۔ یہ گھر میں لائی جانے والی ایک ایسی دیوانی شخصیت ہونی چاہیے کہ جس سے گھر کے چھوٹے سے بڑے تک ہر شخص چھوٹا بنا دیر کام نہ سکے اور اس کو انکار کی جرأت نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا اپنا کوئی مطالبہ نہ ہو اور نہ ہی وہ اپنی کسی خواہش کا دیکھنے لگے بلکہ وہ بھی ذکر کرنے سے انکار کر دے اور یہ جانے دے کہ وہ جو پہنچنے کو لے پہنچنے لے اس کی اپنی نہ مانگتا بلکہ وہ بھی نہیں۔

بعض گھرانوں میں بہوی پر قدرتی دیوانہ ہونا ہے کہ وہ بہ چارہ جی جس کو بھی غلطیوں میں اور نیکہ یعنی سے انجام دینا چاہتی ہے اس میں کوئی تذکرہ قیادت گھرانوں کو نظر آتی جاتی ہے۔ چنانچہ بسا اوقات سمجھا جاتا ہے کہ بہوی چاہتا ہے اور سامان بہت زیادہ ہو اور وہ بہادج کے جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اور لوگ جھوٹ بڑھتے بڑھتے غوربت طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ طلاق کا سبب صرف گھریلو جھگڑے نہیں بلکہ یہ ان اسباب میں سے ایک ہے اس کے علاوہ متعدد اسباب ہیں جو طلاق کا موجب بنتے ہیں ان میں سے بعض اسباب ایسے ہیں جو معاشرہ میں رہا کی طرح قلیل کر عام ہو چکے ہیں ان اسباب کا ذکر ہم سب کی معاشرتی ذمہ داری ہے۔

### طلاق کے بعض عمومی اور اہم اسباب

① زوجین میں سے کسی ایک یا دونوں کا شریت کے مقرر کردہ اصولوں سے انحراف وہ سب سے بڑا سبب ہے جو طلاق کے اسباب میں محو افرست نظر آتا ہے۔ متعدد جوڑوں میں طلاق کی نوبت ایسے ہی کسی سبب سے آتی ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ طلاق کے 70 فیصد اوقات میں یہی سبب موجود ہوتا ہے تو معاملہ نہ ہو گا مثلاً ایک خاتون اپنے شوہر سے پریشان ہے اور طلاق حاصل کرنا چاہتی ہے کیوں؟ اس لیے کہ اس کا شوہر بڑا شرارتی ہے اور اسے لڑائی پیڑائیں کا مادی ہو کر پانہی سوسائٹی کا شکار ہو کر پڑوڑا ہو گیا ہے اور گھر میں بچوں کے لیے کچھ نہیں ہے۔ خاتون خود کام کاج کر کے بچوں کا پیٹ پال رہی ہے اور اپنی عزت و نام نہ لگاتے ہوئے ہے۔

کبھی کسی شوہر سے ظلمتیں سننے کو ملتی ہے کہ یہی سبب صرف یہ نمازی نہیں لگھوں کی رہا ہے اور کھر کے معاملات و معاملات سے اسے قطعاً کوئی سروکار نہیں۔ رات بھر بیوی دی، دی اس کے سامنے گزارنا اور صبح نصف النہار تک سوئے رہنا عام معمول ہے۔ کھانا نہ بھانے سے کوئی شخص قریب پڑا ہے بلکہ معاملہ مزید بگڑ رہا ہے۔ اسی طرح کی شکایت عموماً اس طلقے سے ملتی ہیں جسے ہمارے ہاں اونچی سوسائٹی کے لوگوں کا حلقہ کہا جاتا ہے اور جو صرف عام میں پڑا تھا حلقہ کہلاتا ہے۔

② دوسرا بڑا سبب غصہ ہے۔ غصہ بھی معمولی بات نہیں بلکہ بہت ہی معمولی معمولی باتوں پر اور کبھی یہ غصہ اس قدر تہدید ہوتا ہے کہ سرور طلاق کا استعمال کر بیٹھتا ہے اور پھر غصہ فرو کرنے پر لوگوں سے مسئلہ دریافت کرتا اور عطا دے جسے میں دیکھتی طلاق کو طلاق نہ دے کہ کوئی حاصل کرنے کے لئے مارا مارا بھرتا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کوئی اور مسئلہ کی دریافت کا مختلف بھی نہیں کرتے اور جس اپنے اجتہاد یا عزیزوں، رشتہ داروں اور دوست اسباب کے اس شہرہ کو صواب جانتے ہیں کہ غصے میں دیکھتی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ چنانچہ دونوں از روایتی زندگی گزارتے اور نہ کاری کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔

بہا اوقات لڑائی جھگڑے اور روز روز کی ٹٹکڑے جگہ آ کر خاتون طلاق کا مطالبہ کر بیٹھتی ہے اور شوہر بھی اسے عزت نہیں کا مسئلہ سمجھتے ہوئے طلاق دے دیتا ہے اور پھر اہل علم سے رجوع کر لے پتہ چلتا ہے کہ طلاق تو ہو گئی چنانچہ صواب سوائے پریشانی کے اور کچھ پانچ نہیں آتا۔

③ تیسرا سبب زوجین کے اہل خاندان میں سے کسی کا ان کی پانچ عت (جی) زندگی میں غلٹ ہونا ہے۔ بسا اوقات یہ بد اخلاقی کے والدین اور کبھی لڑکے کے والدین میں سے کسی کی طرف سے لکھی ہوتی ہے جو زوجین میں سے کسی ایک کو سخت ناگوار کر دیتی ہے اور اس سے تنہاں پیدا ہوتی ہیں۔ اصلاح اور نصیحت کی خاطر چند دمو اعتصاف کے انداز میں کبھی کبھار کچھ کہتے ہیں کوئی حرج نہیں مگر اس میں بھی یہ امر پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ دونوں میں سے کسی کو کبھی دوسرے کے سامنے سخت نہ کہا جائے کیونکہ اس سے ان کی عزت گھٹ جی بھڑک ہوگی اور زوجین کے مابین قائم رفاہ کو ختم کر دیتی ہے۔

④ طلاق کے اسباب میں سے چوتھا بڑا سبب جہالت ہے۔ لوگ دنیا مسائل سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے شرعی احکامات سے جا مل رہے ہیں اور اپنی جہالت کی بنا پر غلط طلاق کا استعمال کرتے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اگر بالضرر طلاق کی نوبت آئی گئی ہے تو طلاق کس وقت اور کب دی جائے؟ کوئی بھی شخص طلاق دیتے

وقت یہ خیال نہیں کرتا کہ اس کی بیوی کن ایام سے گزر رہی ہے الا شاء اللہ شاید یہ چند فیصد لوگ ہی یہ بات جانتے ہوں گے کہ طلاق ایام میں نہیں ہو سکتی بلکہ ایام پاکیزگی (طہر) میں دی جانی چاہیے۔ تعلق جو بہت کو قطع کرتا اگر اتنا ہی ناگزیر ہو گیا ہے تو ایک مرتبہ ہی عین طلاق میں سے والا خواہ اپنے اوپر اور اپنی بیوی پر ظلم کے مترادف ہے۔ ایسے حالات میں جب طلاق سے سوا چارہ نہ ہو تو ایک طہر میں ایک طلاق دی جانی چاہیے تاکہ جو کچھ کاررواؤں رکھا رہے لیکن ہے اس ایک طلاق کے بعد ہی زوجین میں سے قصور واد کو اپنے قصور کا اور ایک ہو جائے اور دوسری کا رستہ اختیار کر سکے۔ یہ بھی یاد رہتا چاہیے کہ پاکیزگی کے ایام میں بھی اس وقت طلاق دینا چاہیے جب ابھی از دواجی رابطہ (تجارت) ختم نہ ہو اور جس طہر یا جن پاکیزگی میں اس میں طلاق جاری کر کے ہوں ان میں طلاق نہ دی جائے بلکہ اس کے بعد ایام حیض گزرنے دینے چاہیں اور جب نا طہر (ایام پاکیزگی) شروع ہو جب طلاق دی جائے۔

زوجین کے درمیان کسی شکر و نسی کی صورت میں والدین اور اقارب کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد دونوں کے مابین صلح جوئی کی کوشش کریں اور معاملہ بخیر سے ختم ہوں اپنا کاررواؤں کے ایک مشکل مرحلہ سے خدوان کو اور ان کے بچوں کو بچائیں۔

فصلی صورت میں بھی عزیز اقارب کا فرض ہے کہ وہ کسی ایک کے طرف داریں نہ کر سکیں کہ وہ بڑا بھائی کی بجائے عارضی طور پر دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر کے ان کا قصہ فراموش کریں اور ان میں اس حد سے رسول ﷺ پر عمل کر دینیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو قصہ آجائے اسے چاہیے کہ وضو پائے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔

اجنبائی ایسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ طلاق کے بہت سے معاملات میں سبب بہت معمولی ہوتا ہے مثلاً کسی خاص تقریب میں شرکت سے منع کرنے پر بھڑکاؤ کسی عزیز یا عزیزہ کی شادی میں مخصوص لباس نہ خریدنے یا حسب طوائف اہل خانہ نہ ملنے جانے پر بھڑکاؤ یا بھی گھر میں کسی کے آنے جانے پر باندی میں اختلاف پر بھڑکاؤ یا بھی بعض ایام یا پر بھڑکاؤ۔

اسلام نے از دواجی معاملات میں پیدا ہونے والی مشکلات کا واد حل طلاق تجویز نہیں کیا بلکہ اس کے متعدد مسائل جان سکے ہیں ① سب سے پہلا مرحلہ بھانسنے بھانسنے کا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے "جن غواہین سے تمہیں عدالت ملے، جیت یا نہ جیت، تمہیں اس کے سر کی کا اندیشہ ہو انہیں شہادت کرنا سمجھا دیجھاؤ"۔ ② دوسرا مرحلہ ہستہ الگ کرنے کا کہ اگر شہادت نہ ہو تو ان کے مترادف قصے قرآن کریم نے جو احسرو دھن لسی

المصنوع کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے "ان کو اپنے ہستروں سے الگ کر دو"۔ ③ اگر یہ یہ سبب کسی کا اگر ثابت نہ ہو تو پھر تیسرا مرحلہ زانی کے ہائے علی سر زانی کا ہے یعنی بٹا پھلانگنا جسے قرآن کریم نے "جو انصر سوہن کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے" انہیں مارد"۔ ④ چوتھا مرحلہ اس وقت آتا ہے جب مابین تینوں مرحلوں سے معاملہ آگے بڑھ گیا ہو اور صورت حال یہ تاقابلہ ہو رہی ہو اس مرحلہ میں دونوں جانب کے اعزاء کو جمع کیا جائے خصوصاً بڑوں "یوزر کو کتا کہ وہ ملے بیٹہ کر تعزیر کر اویں۔ اسے قرآن کریم نے ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے "دونوں کے اہل خاندان میں سے حکم یعنی جائز مقرر کر لے جائیں جو دونوں کے بیان حاصل کر کے صبح کی کوشش کریں"۔ ⑤ پانچواں مرحلہ ایام کا ہے اور ایام کے حقیقی ہیں طلاق کے بغیر مروانی زوجہ سے شدت از دواج قطع کر سکتا اس میں اسے اختیار ہے کہ حسب ضرورت خود متقرر کرے ایک ایام کا دو تین ماہ بھی یا ایک ماہ یا انقطاع مطلق چار ماہ سے زیادہ کا نہ ہو۔

⑥ آخری مرحلہ طلاق کا ہے اور وہ بھی اس طرح جس طرح اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں سکھایا یعنی ایک طہر میں ایک طلاق دے کہ یک بار کی (ایک ہی مرتبہ) تین طلاقیں۔

طلاق کے اسباب میں سے ایک سبب ایسا بھی ہے جس میں نہ تو کوئی شرعی مجبوری ہوتی ہے اور نہ ہی اخلاقی۔ طلاق صرف اس لیے دی جانی یا دی جانی ہے کہ لڑکھانے کے آقا ایک جڑے کا آپس میں بغاوتیں ہو سکا اور ان کے درمیان طلاق تک نہ تو تعلق نہ تھا کہ معاملہ ختم ہو گیا لہذا دوسرے جڑے سے بھی مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اپنا زنا زواجی رشتہ ختم کر لیں اگرچہ وہ کہتے ہیں یہ سکون اور یہ کیف از دواجی تعلقات دایم زندگی گزار رہے ہوں مثلاً زید کی شادی بھین کی بہن سلمہ سے اور بھین کی شادی زید کی بہن اسامہ کی بہن سے زید نے عمر کی بہن سلمہ کو طلاق دے دی تو عمر کے گھر والے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ عمر بھی لازمی طور پر آمیزہ کو فارغ کر دے کیونکہ زید نے سلمہ کو طلاق دے دی ہے۔ باوجود یہ کہ عمر اور آمیزہ کو فارغ کر دے کیونکہ عمر کی بہن سلمہ کو طلاق دے دی ہے۔ باوجود یہ کہ عمر اور آمیزہ کو فارغ کر دے کیونکہ عمر کی بہن سلمہ کو طلاق دے دی ہے۔ باوجود یہ کہ عمر اور آمیزہ کو فارغ کر دے کیونکہ عمر کی بہن سلمہ کو طلاق دے دی ہے۔

مطلقہ (طلاق شدہ) عورت سے معاشرتی نا انصافی: ہمارے معاشرہ میں ایک اور نوعی مطلقہ کے بارے میں عام ہے اور وہ یہ کہ "اگر تیری بیوی بھی ہوتی تو طلاق کیوں پاتی؟" کوئی کہیں "چناں اس طلاق میں قصہ رور کوئی نہ ہوگا" اسباب کیا ہے ہوں گے؟ ایک ایسی ہی بات ملے شدہ ہے کہ کوئی بیوی اس طلاق کی ہوتی۔

ہم کیوں نہیں سوچتے کہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لڑکا بیٹنی طور پر داخل نکلا ہو یا نافر کا عادی ہو یا اس کی مرضی کے بغیر والدین نے شادی کر دی ہو اور اس نے اس لیے طلاق دے ڈالی ہو یا جس قسم کی چھٹی کا تصور اس نے اپنے ذہن میں بنایا تھا کہ وہ اس کے تکیس کا ثابت ہوئی ہو اور اس کے خوابوں کی ملکدہ اور ہو۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ لڑکے نے اس شرط پر لڑکی سے کسی غیر اخلاقی و غیر شرعی امر کا تھاں کیا ہو اور لڑکی نے بے غیرت بننے پر طلاق حاصل کرنے کو ترجیح دی ہو۔

گمایا ہمارے معاشرے میں ایسے واقعات نہیں ہوتے کہ لڑکا اپنی بیوی سے بے پردہ اپنے نازوں دستوں میں گھس ل جائے کہ قاتل مڑا کر تباہ ہو اور وہ کسی ایسے شریف خاندان کی ہو جہاں غیر مردوں نے کبھی قدم رکھنے کی بھی ہڈاٹ نہ کی ہو۔

کیا اس معاشرے میں اس قسم کے واقعات نہیں ہوتے کہ ایک لڑکی اپنے گھر میں سخت پردہ کا اہتمام کرتی تھی مگر یہاں کے گھر آ کر اس سے یہ قضا کیا جاتا ہے کہ وہ وہاں کے لوگوں اور اس خاندان والوں کے رویہ کا احترام کرتے ہوئے برقع اور چادر مانتا رہے؟

جہاں اس قدر افراط و تفریط ہو وہاں صرف لڑکی کو مورد الزام ٹھہرانا اور اس کے بارے میں یہ طے کر لینا کہ بچی قصور وار ہوگی کہاں کا انصاف ہے؟

خدا را! محتاج کی دنیا میں آجے اور اپنے معیارات تبدیل کیجیے۔ مفروضات پر نتائج کی حمایت کھڑی کرنے کی بجائے معاشرتی بے راہروی کو پیش نظر رکھتے ہوئے واقعات کا تجزیہ کیجیے۔

علاقائی خانہ لڑکیوں کے بارے میں ہمارے معاشرہ میں جس قدر رکھ تھری اور بدگمانی پائی جاتی ہے اس کا تذکرہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اسلام کے منہری اصولوں کو کھیلانے اور عام کرنے کا عمل زندگی کے ہر شعبہ میں جاری ہو گیا کیونکہ اگر ﷺ نے ملحقہ مخلوقوں کے تلاح نہیں کیے؟ خود آپ ﷺ نے حضرت زینت بنت جحش رضی اللہ عنہا کے تلاح کیا، جنہیں ان کے پیارے پسر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے تلاح دے دی تھی۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بھی حضور ﷺ کی دوز و زوجہ بنیں۔ ہیں جو پہلے مسلمان بنیں مسلمانوں کے عقیدہ میں یہ کہلی تھیں اور فردوس میں بھی کے تلاح دے دی گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے تلاح کرنے میں کوئی حارصہ نہیں فرمائی۔ حضرت سیدہ زینہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی بہت محبت میں آنے سے قبل مسودہ بن عمرو بن نفیل کی طبعی کے اختیار کر کے اور اس میں صمد العلوی کے تلاح میں آئیں اور اسی کے اطلاق کے بعد حضور ﷺ نے ان سے تلاح فرمایا۔

حضرت عقیلہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح سلام بن محکم القرظی سے ہوا تھا وہاں سے طلاق ہوئی تو کنانہ بن ابی العقیق کے نکاح میں آئیں۔ کنانہ کے غزوہ خیبر میں مارے جانے کے بعد عمر بنوی علیہ السلام میں داخل ہو گئیں۔ ان ازدواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے بھی کسی ایسے شخص کا اظہار نہیں فرمایا جس سے ان کے مطلقہ ہونے کو مطمئن کیا جاسکے۔

مگر اس کا کیا کیا جائے کہ ہم مسلمان ہو کر بھی نبی اکرم ﷺ کی پیروی نہیں کرتے اور اپنی روش ترک کرنے پر مجبور کیے نہیں سوچتے بلکہ مطلقہ کو ہی مطعون ٹھہراتے ہیں۔

اسباب طلاق کا ازالہ و حوصلہ شکنی:

ضرورت اس امر کی ہے کہ خلاق کے معاملات میں انتہائی صبر و اعتدال سے کام لیا جائے۔ خلاق کے اسباب کے ازالہ کی ہر طرح پر کوشش کی جائے۔ نئے شادی شدہ جوڑوں کو ایک دوسرے کے حقوق و فرائض سمجھانے کا سہرا لے والے ہونے کو اپنی مثال آپ بنیں۔ شوہران کے اعلیٰ خانہ زاد ہونا چاہیے کہ اس قسم کی خدمات کی توقع نہ کریں جنہیں وہ اپنی بیویوں کے لئے ناگوار خیال کرتے ہوں۔ مطلقہ (خلاق یافتہ) عورتوں کو ہر صورت میں قصور وار گردانے اور انہیں معذور کرنے کی بجائے غلطی سے دل سے ان فتنہ دلوں کے معاملات کا یا تدارک لیں اور انہیں نفسیاتی مرہض بننے سے بچائیں۔

بچوں اور بچیوں کو شاہی سے ملے اور بعد کلاچ اور طلاق کے مسائل لازمی طور پر سکھائے اور پڑھائے جائیں۔ چھوٹی عمر سے ہی بچوں میں دین، رجا، حق پر کھڑے رہنے کی کوشش کریں اور گھر کا ماحول معنوی اور روحانیت کا بنائے گی۔

بجائے قدتی اور جنتی کا تعلق نہ کریں کہ بچوں میں فطری اسلامی جذبہ پیدا ہو اور اسلامی اصولوں سے آشنائی اور دنیاوی کی طلب پیدا ہو۔ اسلامی اقدار کی پاس داری بہت سے دیکھی گمراہوں کو سکون و راحت کی وہ دولت پیدا کر سکتی ہے جس کی تلاش میں لوگ غلوں اور ماسوں کی غیبات اور دیگر غمگینوں میں اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔













卷之四

- اگر کوئی شخص اپنے لیے اللہ کے فضل و کرم سے جو کچھ چاہے، اسے اللہ سے مانگا کر لے سکتا ہے۔

● کیا کریم چنگیزی نے الزام دیا ان نبوت کے متعلق کیا فیصلہ صادر فرمایا ہے؟

میں نے کہا کہ تم سب کو اس معاملہ میں فراہم کر دو (اس بیان بہت) مجھ نے اس کے

● کیا کہا تم۔ احمق! نے بد عملانِ بدعت کی سرکوبائی نہیں فرمائی ہے؟

کئی اہل حق نے کہا کہ یہ سب تو افسوس کی بات ہے کہ جو اہل حق ہیں ان کی آوازوں سے کوئی بات نہیں ہوتی۔

ہر سہ ماہی کوئی نہ دے والے افراد کی تعداد میں (30) بیان کی گئی ہے کیا یہ تعداد صحیح ہے؟

[illegible]

۱۰۔ کیا نیٹس کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ان 30 لکھوں میں شامل ہے؟

[illegible]

۱۰۰۔ حضرت علیؑ نے جوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ جو مرد مراد و مال کے ماننے والوں میں تفریق نہ کرے وہ ملعون مردوں اور بیوقوفوں میں



三

قائد اہل سنت : حضرت علامہ شاہ احمد نورانی مدنی  
جلالہ آباد  
مولانا صفوی ایاز خان غازی  
جہاد کورسٹم پورٹ : حضرت مولانا

کی قائم کردہ مجاہدین کی جہاد پر مشتمل

١٠٠

اشاعت اسلام خصوصاً تحفظِ شریعت کے لیے میدان میں ہے۔ 1973ء میں قائم شدہ

سیکس فدرایان ختم نبوت کی 1995ء میں "تحریک فدرالیان ختم نبوت" کے نام سے سیکس فدرائی -

2000ء میں ”تحریک فدا یان“ ”تحریک حریم نبوت“ اور ”تحریک تحفظ حرم نبوت“ کے قیام سے پہلے

فقد ايات قسم بوجہ ان بیبا در کجی -

اس وقت فدا یابانِ محرم نبوت پاکستان کے سرگرمی امیر <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی نے

رضیعی اور سرزمی، ظمہ اعلیٰ، خطیب پاكستان، حضرت مولانا خان محمد قادری جب سے ان حضرات کی باطن

اے ابو محضر کہ قیامت سے ڈرا یا نہ تم نبوتِ آدمؑ میں نبوت کے لحاظ سے یہ بہت جلدِ اہلسنت

۱۔ جماعت کی سنجیدہ اور ذمہ داری سے

فہر ایاں تھ بہت سے جملہ تہذیرا را کی جانب سے تمام ہمنہیں کو اس قافلہ <sup>میں</sup> میں

[illegible]

# خوشخبری

جنوری 2010ء

فکا کا زینت نیوٹ پاکستان کے ترجمان

## العاقب

کی نئی ممبر شپ کا آغاز ہو گیا ہے

ممبر شپ حاصل کرنے کے لیے ذرا سالانہ 300 روپے

تمام ممبران کو سالانہ تحفہ ملے گا

جاسع مسجد رحمتہ للعالمین

سہ ماہی

مدینہ کا نونی ملتان روڈ، نزد گریڈ بیڑی شاہ متھل شیل پٹرول پمپ، لاہور

0321-4370406/0314-4250505

معلومات